ن و 87

خمستانِ حجاز

مولانا ظفر علیخاں

رضا پبلشرز چوک اردو بازار — لاہور

1011

Marfat.com

جملہ حقوق دائمی بحق پبلشر محفوظ ہیں

جون ۱۹۶۵ء

قیمت ــــــ چھ روپے

بار اوّل

○

مطبوعہ

مقبولِ عام پریس لاہور

○

ملنے کا پتہ

رضا پبلشرز ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

عطا کر اگلے وقتوں کی بلندی ان کی ہمت کو
اُن کے بازوؤں کو بخش پہلی سی توانائی"

Marfat.com

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اِک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاکَ لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نُور نہ ہو سیّاروں میں
جو فلسفیوں سے کُھل نہ سکا اور نُکتہ وروں سے حل نہ ہُوا
وہ راز اِک کملی والے نے تبلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دُکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابُو بکرؓ و عُمرؓ عثمانؓ علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

Marfat.com

رونقِ بزمِ دُودۂ آدم صلے اللہ علیہ وسلم

خواجۂ گیہاں سُرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم

جادہ شناسِ منزلِ وحدت جلوہ نمائے نُورِ حقیقت

ہادیٔ اکبر مُصلحِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم

خیرِ ممثّل فضلِ مجسّم صورتِ احساں پیکرِ رحمت

آئینۂ لطفِ ربّکَ الاکرم صلے اللہ علیہ وسلم

ہو گئی اُس پر ختمِ رسالت دیتے گئے ہیں جس کی شہادت

مُوسیٔ عمران عیسیٔ مریم صلے اللہ علیہ وسلم

جبریلِ ملک تھا اُس کے جَلو میں یعنی قضا کا رخش تھا زِیں

تاکہ جہاں ہو درہم برہم صلے اللہ علیہ وسلم

تیغ و کفن جب باندھ کے نکلے اس کے قشونِ قاہرہ گھر سے

بچھ گئی یورپ میں صفِ ماتم صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہے عرب اُس کا اور عجم اُس کا تھامے ہوئے ہیں ہم علم اُس کا
وہ ہے ہمارا اُس کے ہیں سب ہم صلے اللہ علیہ وسلّم

وقت یہ دے گا تشنہ لبوں کو ساغرِ کوثر بھی وُہی ساقی
جس نے پلایا ہے اُنہیں زمزم صلے اللہ علیہ وسلم

جیت گئے اسلام کے غازی ہر گئی آخر کفر کی بازی
جھک نہ سکا توحید کا پرچم صلے اللہ علیہ وسلم

اُس کی غلامی نے ہمیں بخشا تاجِ سکندر فرّۂ دارا
کوکبۂ مرتبۂ جم صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے جب اُونچا پایہ ہے اُس کا اور ترے سر پر سایہ ہے اس کا
ملّتِ بیضا پھر تجھے کیسا غم صلے اللہ علیہ وسلم

عرشِ بریں سے فرشِ زمیں تک فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک
غلغلہ برپا ہے یہی پیہم صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

زمانے میں چمکا ہے نامِ محمدؐ

ہوئی رُوکشِ صُبح شامِ محمدؐ

نہ پہنچے وہاں جبرئیلِ امیں بھی

بُلند اِس قدر ہے مقامِ محمدؐ

میرا مُنہ لیا چوم رُوح الامیں نے

لیا مَیں نے جس وقت نامِ محمدؐ

پلایا ہے بھر بھر کے ساقی نے مُجھ کو

خُدا کے خُمستاں سے جامِ محمدؐ

فقط دو حقائق پہ دُنیا ہے قائم

بقائے خُدا و دوامِ محمدؐ

Marfat.com

دِل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمھی تو ہو

پھُوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیلؑ کے پر جس مقام پر
اِس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمھی تو ہو

پیتے ہی جس کے زندگیٔ جاوداں ملی
اُس جانفزا زلال کے مینا تمھی تو ہو

اُٹھ اُٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں
وہ دردِ دل میں کر گئے پیدا تمھی تو ہو

دُنیا میں رحمتِ دوجہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمھی تو ہو

بپتا سنائیں جا کے تمھارے سوا کسے
ہم بے کسانِ ہند کے ملجا تمھی تو ہو

Marfat.com

وہ اُٹھا خاکِ بطحا سے سعادت کا امین ہو کر
علم بردارِ حق بن کر سپہ سالارِ دیں ہو کر

عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت
وہ آیا لیکن آیا رحمۃ للعٰلمیں ہو کر

خدا نے اُس کو اپنے حُسن کے سانچے میں ڈھالا ہے
چھپا ہے اِس کا پرتو نورِ صُبحِ اوّلیں ہو کر

خدا پر تھا یقیں پہلے ہی لیکن اُس کا احساں ہے
کہ آنکھوں میں یقین پھرنے لگا عین الیقین ہو کر

اِسی کا بے حساب احسان ہم پر تھا کہ صدیوں تک
رہا ہندوستاں اسلام کے زیرِ نگیں ہو کر

نہ نکلی کوئی بات اس کی زباں سے تا دمِ آخر
نہ نکلی ہو جو زیبِ نطقِ جبرئیلؑ امیں ہو کر

خدا کی شان سے رونق ہے موجوداتِ عالم کی
وہ سب نبیوں کے بعد آیا مگر کیا کیا نہیں ہو کر

نمک پروردہ اُس کی شرم کے ہیں سب گنہ میرے
وہ شرم آئی جو عقبیٰ میں شفیع المذنبیں ہو کر

Marfat.com

عشق مہمان ہُوا حسن کے گھر آج کی رات — جذبۂ دل ہے باغوشِ اثر آج کی رات

بختِ بیدار نے دی دولتِ سرمد کی نوید — کیوں نہ آنکھوں میں کٹے تا بہ سحر آج کی رات

اپنے اللہ سے ملنے کے لئے جاتا ہے — اپنے اللہ کا منظورِ نظر آج کی رات

ماہ و انجم نے سرِ راہ بچھا دیں آنکھیں — کیونکہ ہے ناقۂ اسریٰ کا سفر آج کی رات

کہکشاں جلوہ فشاں ہے کہ اسی رستے سے — ہونے والا ہے محمدؐ کا گزر آج کی رات

چاند کیا چیز ہے سورج کی حقیقت کیا ہے — پرتوِ نور سے روشن ہے نظر آج کی رات

اُٹھ گیا چہرۂ ہستی سے نقابِ اسرار — لائی ہے رازِ امانت کی خبر آج کی رات

مل گئی دونوں جہانوں کے خزانوں کی کلید
اپنے معراج کو پہنچا ہے بشر آج کی رات

Marfat.com

اے کہ ترا شعور ہے وجہِ نمودِ کائنات

اے کہ ترا فسانہ ہے زینتِ محفلِ حیات

اے کہ ہیں تیری ذات میں جمع زمانہ کے صفات

سب مُلکی تصرفات سب فلکی تجلیات

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

بادۂ معرفت سے جب تُو نے بھرا خُمِ الست

بزم میں آکے جھک پڑے سارے جہاں کے مے پرست

تھا یہ عجیب انتظام تھا یہ عجیب بندوبست

ہو گئے مست ہوشیار بن گئے ہوشیار مست

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

تیرے غلام ہو گئے سارے جہاں کے شہریار

سرورِ کائنات تو اور وہ زمیں کے تاجدار

Marfat.com

صبحِ ازل سے ڈھونڈتی تھی جسے چشمِ انتظار
تیرے قدم کے فیض سے باغ میں آئی وہ بہار

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

شرق ہے تجھ سے مستفیض غرب ہے تجھ سے فیضیاب
دونوں جہاں کی رحمتیں ہوگئیں تیری ہم رکاب
جو ترے در کی خاک تھے ہوگئے آسماں جناب
لُطف ترا ہے بیشمار فیض ترا ہے بے حساب

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

تیرے نوال میں نہاں مبدأ بحر کا مآل
تیرے کمال سے عیاں شانِ خدائے ذوالجلال
قدر تری ہے بےمثال درس ترا ہے لازوال
نورک فوق کل نور سبلک اصوب السبال

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

Marfat.com

خلق ہوئی تھی میمنت تیرے قدوم کے لئے

وضع ہوئی تھی معرفت تیرے علوم کے لئے

فیض نہ تھا ترا فقط قومِ ظلوم کے لئے

بلکہ ترا خصوص تھا وقف عموم کے لئے

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

گردنِ خلق ایک ساتھ جُھک گئی رب کے سامنے

چُون و چرا نہ چل سکا اصل سبب کے سامنے

گرد ہُوئی ہے کیمیا خاکِ عرب کے سامنے

تُو نے یہ گنجِ شائگاں رکھ دیا سب کے سامنے

ہم سے پھرا ہُوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

چین سے تا بہ اندلس بادہ فروش تُو ہی تھا

بادہ کشوں کے واسطے چشمۂ نوش تُو ہی تھا

شاہدِ علم و فضل کا حلقہ بگوش تُو ہی تھا

سارے جہان کے لئے دیدہ ہوش تُو ہی تھا

Marfat.com

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

سارے جہاں کی حکمتیں تیرے کلام پر نثار

سارے جہاں کی دولتیں تیرے نظام پر نثار

ہم تیری ذات پر فدا ہم تیرے نام پر نثار

تیری گلی میں ہوں مقیم تیرے مقام پر نثار

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

Marfat.com

اے نشانِ حجّتِ حق مظہرِ شانِ جلیل — تُو نے کی تکمیل آئینِ مسیحا و خلیل

اوّلیں برہاں تری فرزندِ آذر کی دُعا — اور نویدِ ابنِ مریم دوسری تیری دلیل

نقطۂ پرکارِ عشقِ کبریا تیرا جمال — تجھکو اُس سے ہے محبت کیونکہ وہ خُود ہے جمیل

تیری چشمِ مست کا صدّیقِ اکبر ہے خراب — تیری تیغِ ناز کا فارُوقِ اعظم ہے قتیل

ختم تجھ پہ ہو گیا انسانِ کامل کا لقب — لا نہیں سکتے زمین و آسماں تیرا عدیل

بن گیا قرآں کی ہر ہر سطر ہر ہر لفظ میں — نطق تیرا شانۂ زلفِ پیامِ جبرئیل

تیری روشن زندگی کے کارنامے بن گئے — اہلِ ایماں کے لئے ہر مرحلہ میں سنگِ میل

کر دیا تو نے قوامِ دین و دُنیا معتدل — ناخنِ رہبانیت کی جڑ میں ٹھونکی تو نے کیل

لفظ جنّت قیدِ معنی سے رہا ہوتا اگر — تیری رحمت اہلِ عالم کی نہ ہو جاتی کفیل

حشر کے دن جن کو ملتا ساغرِ آبِ صمیم
تُو نے پلوایا اُنہیں جامِ شرابِ سلسبیل

Marfat.com

قوم بھی سرِ منزلِ ہستی میں ہے مانندِ فرد　　　عمر قسّامِ ازل نے دی ہے دونوں کو قلیل

دیکھتے دونوں ہیں بچپن اور جوانی کی بہار　　　عہدِ پیری کاٹ کر ہوتے ہیں سرگرمِ رحیل

مصر و یوناں لد گئے روما و بابل مٹ گئے　　　کم جیا کوئی کسی نے زندگی پائی طویل

یا محمد تیری اُمّت مٹ نہیں سکتی مگر　　　ہو نہیں سکتا فنا جس طرح آبِ رودِ نیل

لوحِ ہستی سے نہ ہوگا محو نقش اسلام کا　　　متفق ہیں اس حقیقت پر زمانہ کے عقیل

جلوہ گر پائے گا ہم کو نت نئے انداز سے　　　رنگ بدلے خواہ کتنے ہی نہ کیوں یہ چرخِ نیل

دولت اور اقبال کر سکتے نہیں ہم سے ابا　　　آیتِ استخلاف کی ہے اپنے دعویٰ کی دلیل

امتیازِ ملّت و مشرب جہاں جائز نہیں
ہے لگی سب کے لئے مکہ کے ساقی کی سبیل

ہم ترے احکام پر جب تک عمل کرتے رہے　　ہم کو ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا کہیں اپنا مثیل

پرچمِ اسلام اک عالم پہ لہراتا رہا　　مشوروں میں ہم رہے اقوامِ عالم کے دخیل

سطوتِ اسلام کے ماتھے پہ جب پڑتا تھا بل　　سرکشوں کو ایک ساعت کی نہ مل سکتی تھی ڈھیل

جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف　　فتح و نصرت کو نہ ہوتی تھی مجالِ قال و قیل

مشرق و مغرب کے دفتر کو اُلٹ دیتے تھے ہم

اور ہمارے فیصلہ کی ہو نہ سکتی تھی اپیل

Marfat.com

کر رہا ہے یُوں ہی دورِ آسماں ہم پر یورش ؛
جس طرح کعبہ پہ چڑھ کر آئے تھے اصحابِ فیل

ہم ابابیلوں سے لیکن کس لئے مانگیں مدد
جب کہ تُو خُود ہے ہماری فتح و نُصرت کی دلیل

تکیہ جس طاقت پہ ہم کو ہے وُہ ہے تیری دُعا
جو کہ ہے مقبُول درگاہِ خُداوندِ جلیل

تیرے روحانی تصرف نے کیا ہے جس طرح
تندُرست اُس کو جسے مغرب سمجھتا تھا علیل

دُرفشاں اے ابرِ رحمت ہند پر بھی ہو یُونہی
تاکہ ہوں سیراب اس کشور کے بھی ذرع و نخیل

علم کا ہم کو ہو شوق اور ہو عمل کا ہم کو ذوق
قرنِ اوّل کے ہوں پیدا ہم میں اخلاقِ جمیل

ہم بھلے ہیں یا بُرے ہیں تیرے آخر ہیں غلام
ہم کو ہم چشموں میں اے آقا نہ ہونے دے ذلیل

اے شفیع المذنبیں اے رحمۃ للعالمین
انتَ کیفی انتَ ھادی انتَ لی نعم الدلیل

Marfat.com

اے کہ تری نمود ہے غازۂ روئے کائنات
جلوہ فشاں ہیں ہر طرف تیری ہی سب تجلّیات

قصد یہ کر رہا ہوں میں نعت تیری رقم کروں
کوزہ میں بھر رہا ہوں میں مایۂ دجلہ و فرات

نور ترا نہ چیرتا گر اُفقِ شہود کو
ختم نہ ہوتی آج تک تیرگیٔ شبِ حیات

فرش میں تیرے ہمہمے عرش میں تیرے زمزمے
بھیج رہی ہے کائنات تجھ پہ سلام اور صلوٰۃ

ہیں عرب و عجم ترے دونوں پہ ہیں کرم ترے
تجھ سے حرم کی آبرو تیرے قدم میں سومنات

بُت شکنوں میں آگئی آذریوں کی بُت گری
کرنے لگے خدا پرست بندگیٔ منات و لات

بھولے تھے بندے نامِ حق تُو نے دیا پیامِ حق
جوڑ دیئے قدیم کے ٹوٹے ہوئے تعلقات

وہم و گمان میں نہ تھا ہند کے آسماں تلے
عالمِ پیر کا نیا سلسلۂ تغیّرات

آہ وہ عہد ہے کہاں جس میں ہیں ہمارے واسطے
روز تو روزِ عید تھا اور تھی شب شبِ برات

آہ وہ باغ کیا ہُوا بارہ مہینے کی بہار
ہلتی تھی جس میں ڈال ڈال ہلتی تھی جس میں پات پات

مرکزِ ثقل سے ستونِ شرعِ مبیں کا ہٹ گیا
خطرہ میں آکے پڑ گیا دینِ قویم کا ثبات

Marfat.com

ٹھاٹھیں مار رہا ہے سمندر اور ہیں موجیں برق ملا
ہونے لگا ہے تھا ہی لیکن رحمتِ باری کا بھی نزول

دیر سے ہم ساحل پہ کھڑے تھے اور ہمہ تن تھے چشم براہ
دُور سے اِک کشتی نظر آئی اور بلند اُس کا مستول

پھٹ گئے بادل گھٹ گیا طوفاں چھٹ گئی ظلمت کٹ گئی رات
حامل زورق احمدؐ مرسل ملتِ بیضا ہے محمول

Marfat.com

○

خزاں رسیدۂ چمن کو طیورِ زمزمہ سنج
نویدِ آمدِ فصلِ بہار دیتے ہیں
فرشتے ملّتِ بیضا کو آسمانوں سے
پیامِ رحمتِ پروردگار دیتے ہیں
خدا نے جس سے محمدؐ کا نام لکھا تھا
ستاروں کو وہ قلم مستعار دیتے ہیں

○

58747

Marfat.com

○

مجھ کو رسولؐ اللہ کی اُلفت لُطفِ خدا اسے مل ہی گئی

اے دلِ ناداں اس سے زیادہ تجھ کو ہو کس دولت کی حصول

نَاشِئَۃَ اللَّیْل آج سے دے گا میری رُوح کو نشو و نما

اَقُومُ قِیلاً آج سے ہو گا میری اقامت کا معمول

دین بھی ہو جائے مجھے حاصل دُنیا کی بھی مُراد ملے

گوشۂ چشمِ عنایت مجھ پر ہو جو پیمبرؐ کا مبذول

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ مَیں دیکھوں دولت مشرق و مغرب کو

سرورِ عالم اگر فرمالیں نذرِ محقر میری قبول

○

Marfat.com

○

بے لاگ بات بال برابر لگی نہ رکھ

فرما گئے ہیں حضرتِ خیر البشر یہی

اظہارِ امرِ حق میں نہ ہو خوفِ دار و گیر

ہے اعظم الجہاد بحکمِ خبر یہی

○

Marfat.com

○

تاجوروں کے رشک کو خاکِ درِ نبی ہوئی
سُرمہ دیدۂ بلال غازہ چہرۂ معاذ[1]

جس کی تمہیں خبر نہیں شانِ رسولؐ ہی تو ہے
جس نے زمینِ خشک پر آ کے چلا دیئے جہاز

○

[1] تبدیل الذال بالزا بقاعدہ سخنوران عجم

Marfat.com

عجم کے جام میں منظور ہے تجھ کو جہاں بینی
تو میکش کے لئے جا کر عرب سے کاسۂ سر لا

رسولؐ اللہ کے دربار میں گر نذر دینی ہو
تو مسلم کے جگر سے لعل اور آنکھوں سے گوہر لا

Marfat.com

○

مسجد کو بسایا بھی اُسی شخص نے جس کو توحید میں اور روزِ جزا میں نہ رہا شک

حاصل ہے حضوری جسے اللہ کے گھر کی اُس مردِ مسلمان کے ایمان میں کیا شک

(حدیث) ○

پیمبر سے سفیان نے عرض کی

کہ سمجھایئے دین کی مجھ کو لم

بھرا کوزہ میں دجلہ یُوں آپ نے

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

○

Marfat.com

○

جو مسلم ہے تو جان ناموسِ ملت پر فدا کر دے
خدا کا فرض اور اس کے نبی کا قرض ادا کر دے

بھری محفل میں لا سکتا نہ ہو گر کفر تاب اس کی
تو زنداں ہی میں جا کر روشن ایمان کا دیا کر دے

شہادت کی تمنا ہو تو انگریزی حکومت پر
کسی مجلس کے اندر نکتہ چینی برملا کر دے

تمہارا قافلہ کچھ لٹ چکا اور کچھ ہے لٹنے کو
رسول اللہ کو اس کی خبر بادِ صبا کر دے

ضرورت ہے اب اس ایجاد کی دانائے مغرب کو
جو اہلِ ہند کے دامن کو چولی سے جدا کر دے

نکل آنے کو ہے سورج کہ مشرق میں اجالا ہو
برس جانے کو ہے بادل کہ گلشن کو ہرا کر دے

قفس کی تیلیوں پر آشیاں کا کاٹ کر چکر
فلک سے گر پڑے بجلی کہ بلبل کو رہا کر دے

یہ ہے پہچان خاصانِ خدا کی ہر زمانے میں
کہ خوش ہو کر خدا ان کو گرفتارِ بلا کر دے

○

Marfat.com

کہنے کو ہوں آج میں نعتِ رسولِ کریم — میری زباں کیوں نہ ہو رشکِ زبانِ کلیم

مایۂ نازش مجھے ہے مری فکرِ رسا — وجہ تفاخر مجھے ہے میری طبعِ سلیم

بسکہ ہے لب پر مرے فخرِ رسل کی ثنا — عیسیٰ گردوں نشیں کا ہوں شریک و سہیم

اے شہِ ہر دو جہاں سرورِ کون و مکاں — تو ہے خدا کا حبیب تو ہے خدا کا ندیم

تو ہے شفیعِ مطاع تو ہے نبی کریم — تو ہے قسیم جسیم تو ہے نسیم وسیم

تجھ سے مزین ہوئی مسندِ پیغمبری — تجھ سے فروزاں ہوئی بزمِ الف لام میم

دیکھ کے تجھ کو گرے لات و ہبل سر کے بل — آتے ہی تیرے فسردہ ہو گئی نارِ جحیم

کون سی ایسی ہوئی اس میں تعجب کی بات — تیرے اشارے سے ہو گر مہِ کامل دونیم

تو نے تو زندہ کیا بات میں اس جسم کو — رہ گئی تھیں اک فقط جس کی عظامِ رمیم

جس کی رگ و پے میں تھا شرک سمایا ہوا — چھائی ہوئی جس پہ تھی ظلمتِ جہلِ سقیم

ہو گئے صحرا نشیں صاحبِ دیہیم و تاج — عامی و جاہل بنے تیری بدولت حکیم

دولتِ دنیا و دیں قوم کو دی ایک ساتھ — ہے تری بخشش کثیر ہے ترا احسانِ عظیم

تو نے پلا دیا انہیں جامِ شرابِ طہور — جن کے مقدر میں تھی سوزشِ آبِ حمیم

Marfat.com

الغرض احساں ترے قوم پہ ہیں بے شمار — اُٹھ نہ سکے گا کبھی ہم سے یہ بارِ عظیم

جبکہ ہو تو ناخدا کشتیٔ اسلام کا — کیا اسے موجوں سے خوف کیا اسے طوفاں سے بیم

تیری شفاعت کا گر ہم کو سہارا نہ ہو — رحم پہ غالب رہے عدلِ خدائے عظیم

شافعِ روزِ جزا تو نہ ہو گر کارساز — ہم کو میسر نہ ہوں خلدِ بریں کے نعیم

خسرو و خاقاں کا فخر تیرے گدایانِ در — صاحبِ قدرِ عظیم تیری گلی کے مقیم

تو نے لگایا تھا جو گلشنِ قدس انتما — لاتی ہے اب تک نسیم اس سے اُڑا کر شمیم

تو نے جلائی تھی جو شمعِ عالم فروز — قوم کا اب تک بھی ہے اس سے منور حریم

بزم میں لیکن وہ رنگ اب نظر آتا نہیں — باغ میں باقی نہیں رونقِ عہدِ قدیم

ہے یہ دعا کا محل اے شہِ دنیا و دیں — عرض کر اللہ سے ہے جو خبیر و علیم

بخشے ہمارے گناہ ہم پر کرے اپنا فضل — پھر ملے اسلام کو عظمتِ شانِ قدیم

قوم میں ہو اتفاق اور ہو پہلا سا جوش
ہمت اُدھر ہو بلند عزم اِدھر ہو صمیم

Marfat.com

عبث ناز کرتے ہیں ہم ابتدا پر
ہمیں دیکھنا چاہیئے انتہا کو
عمل گر یہی ہیں تو ہم حشر کے دن
دکھائیں گے مُنہ جا کے کیا مُصطفےٰ کو
وُہ نُورِ حقیقت رسُولِ خُدا نے
منوّر کیا جس نے غارِ حرا کو
چمکتا ہُوا سارے مشرق میں پھیلا
کیا روشن اِس نے تمام ایشیا کو
پھر اس نے کیا مغربی کشوروں میں
جُدا نقشِ واللیل سے والضحیٰ کو
ضلالت کی شب ہائے غاسق کی ظلمت
نہیں میٹ سکتی ہے اس اِنجلا کو

Marfat.com

لعلِ نگار کی طرح میری حدیث ہے لذیذ
گیسوئے یار کی طرح میرا فسانہ ہے دراز

چاہیئے اہلِ ذوق کو سوز کے ساتھ ساز بھی
نغمہ جو ہو تو جاں نواز نامہ جو ہو تو دل گداز

بادۂ اُمنگ پیوں موت کے بعد میں جیوں
مطلعِ فجر کی طرح ہو مری زندگی دراز

جھوم کے پی رہا ہوں میں جامِ مُتمِّ نورہ
گھوم رہا ہے جام میں نشّۂ بادۂ حجاز

دعوتِ داع ہو گئی ورد گروِ ذادعان
یا کہ ہے خوابِ ناز میں چشمِ سیاہ نیم باز

دینِ قویم مُصطفےٰ رحمتِ عام ہو گیا
آتے ہی اس کے اُٹھ گیا شاہ و گدا میں امتیاز

تاجوروں کے رشک کو خاکِ درِ نبی ہوئی
سُرمۂ دیدۂ بلال غازۂ چہرۂ معاذ

جس کی تھیں خبر نہیں شانِ رسول ہی تو تھی
جس نے زمینِ خشک میں آکے چلا دیئے جہاز

لائے براق جبرئیل کس لئے اُس کے واسطے
ہوتی تھی جس کی رات دن گنبدِ عرش پر نماز

Marfat.com

دکھا رہی ہے دُعائے خلیل اپنا اثر ہیں جلوہ ریز نویدِ مسیح کے انوار

جنابِ آمنہؓ کے پہلوئے مُبارک سے ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار

حضورِ سرورِ کون و مکاں ہوئے پیدا پیمبری کے گُلستاں میں آئی فصلِ بہار

جہان و اہلِ جہاں کی پلٹ گئی کایا مٹائی مہرِ درخشاں نے ظُلمتِ شبِ تار

بڑھی سیادتِ ایماں گھٹی ضلالتِ کفر چھٹی سیاہیٔ باطل پھٹا بدی کا غبار

کرشمہ سنج ہُوا ساقیٔ عرب ایسا کہ شرق و غرب مئے حق سے ہو گئے سرشار

جنابِ ختمِ رُسل پر ہزار بار دُرود

ہے جن سے عالمِ امکاں کی گرمیٔ بازار

Marfat.com

اسلام ہے خیر الوریٰ کے سامنے

ہیں ستارے جلوہ گر بدر الدجیٰ کے سامنے

حیف ہے لوٹ آئیں پیاسے اب بھی قسمت کے ولی

ہم کھڑے ہیں چشمۂ آبِ بقا کے سامنے

دردمندوں کے دلوں کا چارہ فرما ہے وُہی

ہو گئی عاجز قضا جس کی دُعا کے سامنے

جُھک گئی تھیں تاجدارانِ جہاں کی گردنیں

پاسبانانِ حریمِ مصطفٰے کے سامنے

Marfat.com

قدموں میں ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہُوا — اور تین دن سے پیٹ پہ پتھر بندھا ہُوا

ہیں دُوسروں کے واسطے سیم وزر و گہر — اپنا یہ حال ہے کہ ہے چُولہا بجھا ہُوا

کسریٰ کا تاج رَوندنے کو پاؤں کے تلے — اور بوریا کھجور کا گھر میں بچھا ہُوا

دستِ دُعا اُنہیں کے لیئے عرش تک بلند — ہے جن کی آستین میں خنجر چھپا ہُوا

بوتے رہے جو رستہ میں کانٹے تمام عمر — پھولوں میں ایک ایک ہے آکر تُلا ہُوا

احسان کی نوید سپید و سیاہ کو — سب کے لیئے دریچۂ رحمت کھُلا ہُوا

جن کے یہ سارے کام ہیں اللہ کے لئے — پھر کیوں نہ سب سے رُتبہ ہو اُن کا بڑھا ہُوا

خورشید و ماہ و انجم و لیل و نہار پر — اُن کی یداللّٰہی کا عَلم ہے گڑا ہُوا

تیور بدل گئے تو زمیں کانپنے لگی — ابرو کے اِک اشارہ سے محشر بپا ہُوا

یثرب سے آج بھی یہ صدا گونجتی سُنو
وہ جو خُدا کے ہو گئے اُن کا خُدا ہُوا

خدا کے گھر سے نکل گئے بت حرم کی رونق ہوئی دوبالا
بدل گئے دن پلٹ گئی رت نبیؐ نے امت کا نام اچھالا

ہوائی جب والضحیٰ کی چھوٹی تو سب نے اس کی بہار لوٹی
کرن قم اللیل کی جو چھوٹی تو سارے جگ میں ہوا اجالا

چلے ہیں مکے سے جب مدینے کہا یہ صدیق سے نبیؐ نے
کیا جو رخ ثور کا کسی نے تو مکڑیاں پور دیں گی جالا

سوادِ یثرب میں گھومتا ہوں نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شرابِ حق پی کے جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

عجم ہے میرا عرب ہے میرا جہاں میں جو کچھ ہے سب ہے میرا
اگر مسلماں لقب ہے میرا تو بول ہوگا مرا ہی بالا

Marfat.com

خُدا سے واصل اور دنیا میں شامل

رسُول اللہ ہیں انسانِ کامل

محمّد مصطفٰےؐ کا نام لکھ کر

منور ہو گئے میرے انامل

خدا کا قرب ہے گر تجھ کو منظور

رسُولؐ اللہ کی ملت سے جا مل

فقط ہے چند حرفوں کا اُلٹ پھیر

وگرنہ جو ہے عالم ہے وہ عامل

Marfat.com

تُو نے اے مُسلم کچھ اپنی قدر پہچانی بھی ہے
تُو ہے انساں تجھ میں لیکن شانِ یزدانی بھی ہے

فرش پر ہیں پاؤں تیرے عرش پر ہے سر ترا
نصف تُو خاکی ہے لیکن نصف نُورانی بھی ہے

جس تمدّن سے ہوئی ہے خیرہ چشمِ روزگار
سُرمہ اِس کا تیرے نقشِ پا کی حیرانی بھی ہے

نیل کی موجیں اگر کرتی ہیں تیری جُستجُو
ڈھونڈتی پھرتی تجھے گنگا کی جولانی بھی ہے

مرحمت تجھ کو ہُوا ایمان بھی اور عقل بھی
تیری دانائی میں شامل تیری نادانی بھی ہے

تیرے دل میں درد اگر ہے آنکھ میں آنسو بھی ہیں
آگ سے ڈرتا ہے کیوں جب پاس ہی پانی بھی ہے

ساری دُنیا کے فضائل تجھ کو ترکہ میں ملے
تیری حکمت یثربی ہے اور یُونانی بھی ہے

مشرق و مغرب کے گنجینوں سے تُو ہے بہرہ ور
تیری الماری میں ملٹن بھی ہے قاآنی بھی ہے

تو چمکتا ہے ہر اِک کشور میں بن کر آفتاب
تُو اگر ہندوستانی ہے تو برطانی بھی ہے

مرتبہ جس کی بدولت تجھ کو یہ حاصل ہُوا
کوئی اُس کا آج کے دن تک ہُوا ثانی بھی ہے

ڈال رکھّی ہے گلیم فقر اُس نے دوش پر
اُس کے سر پر ساتھ ہی تاجِ جہانبانی بھی ہے

Marfat.com

وہ خُدا سے دُور بھی ہے اور خُدا کے پاس بھی
وہ رسولُ اللہ بھی ہے اور ظلِ سبحانی بھی ہے

نظم میں آجائے حسّان ابن ثابت کا جو رنگ
شعر کہنے کا مزا لُطف ثنا خوانی بھی ہے

مدح خواں ہوں میں رسولؐ اللہ کا میرا صلہ
عالمِ باقی بھی ہے اور عالمِ فانی بھی ہے

میری نذر گو ہوں پہنچے گی اُن تک خُود بخُود
موتیوں میں گر درخشانی ہے غلطانی بھی ہے

Marfat.com

جب اِک دن سرورِ کون و مکاں کے دستِ اقدس پر

سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا کہہ کے کچھ لوگوں نے بیعت کی

تو شانِ رحمۃ للعالمینی کا تقاضا تھا

کہ اِس بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ میں قیدِ استطاعت کی

Marfat.com

خواجۂ ما محمّد عربی — لقبش خاتم النبیین است

مصطفیٰ ماہ امتش پروین — ماہ رونق فزائے پروین است

عرب آغوش عالمے باشد — بستۂ دامنش دل و دین است

مسلم از سجدہ گنج ہا اندوخت — دولت او جبین سیمین است

نعمت حق بما شد ارزانی — شرع ما را شعار و آئین است

مست اسلام خوشترین انجام — خنک آں کس کہ عاقبت بین است

بادہ اش تند و شکر افشاں ہم — شور در جاں فگند و شیرین است

جوشد اندر خمِ حجاز ایں مے — جام ایں مے مگر جہاں بین است

پارہ اش پرورد مراکش را — جرعہ اش ریزش لب چین است

توز نیساں توقعے داری

گوہر ساز کان یٰسین است

Marfat.com

مُصطفیٰ کو جب مِلا پیغام اکملتُ لکمُ

گُل ہمیشہ کے لئے شمعِ نبوّت ہو گئی

آسماں نے "حُکم" کا انعام "حکمت" کو دیا

حق کی حُجت ختم ہو کر حق کی رحمت ہو گئی

مُصطفیٰ ہیں گُلشنِ توحید مُسلم بُوئے گُل

خود وُہ ہیں خیر البشر خیر اُن کی اُمّت ہو گئی

ماہِ نو کی کیا ضرورت بدرِ کامل کی شبیہ!

جب کلام اللہ کی ایک ایک آیت ہو گئی

پھر یہ ہم سے پُوچھتے ہیں آ رہا ہے کیوں عذاب

اللہ اللہ آپ لوگوں کی یہ حالت ہو گئی

Marfat.com

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفےٰ
دیکھے کہ جبرئیل ہے دربانِ مصطفےٰ

لطفِ خدائے پاک کی تصویر کھنچ گئی
پھرنے لگے جب آنکھ میں احسانِ مصطفےٰ

پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے
صحنِ عرب میں تا بہ عجم خوانِ مصطفےٰ

اسلام کا زمانہ میں سکّہ بٹھا دیا
اپنی مثال آپ ہیں یارانِ مصطفےٰ

رکھے وہ یاد خسرو پرویز کا مآل
پہنچا ہو جس کے ہاتھ میں فرمانِ مصطفےٰ

میرے ہزار دل ہوں تصدق حضورؐ پر
میری ہزار جان ہو قربانِ مصطفےٰ

رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفےٰ

لائے نہ کیوں یہ نغمہ ملائک کو وجد میں
گاتا ہے جس کو بلبلِ بستانِ مصطفےٰ

Marfat.com

جو رونق عرب کی ہوئی شانِ احمدؐ ۔۔۔ تو زینت عجم کی ہوئی آنِ احمدؐ

خدا کی محبت کی گہرائیوں نے ۔۔۔ قسم جس کی کھائی وہ ہے جانِ احمدؐ

فرشتے یہ کل عرش پر کہہ رہے تھے ۔۔۔ کہ کسریٰ و قیصر ہیں دربانِ احمدؐ

نہ دیکھی ہو تصویرِ رحمت کی جس نے ۔۔۔ وہ دیکھے سراپائے رخشانِ احمدؐ

ہوئے ریزہ ریزہ گبر و ترسا بھی اس سے ۔۔۔ وسیع اس قدر ہو گیا خوانِ احمدؐ

ارسطو کی حکمت ہے یثرب کی لونڈی ۔۔۔ فلاطون ہے طفلِ دبستانِ احمدؐ

بنا ماہِ نو جھک کے نعل اُس کے سُم کے ۔۔۔ بڑھا جب سوئے بد سگالانِ احمدؐ

یہ قصّہ نہ ہو ختم تا شامِ اَبد تک ۔۔۔ گنانے پر آؤں جو احسانِ احمدؐ

یہاں جنس توحید کی بیچتے ہیں ۔۔۔ چمکتی اِسی سے ہے دُکانِ احمدؐ

ہوئی ظلمتِ کفر کافور جب سے ۔۔۔ ہے روشن چراغِ شبستانِ احمدؐ

مجھے دین و دنیا کی دولت ملی ہے ۔۔۔ کہ ہے میرے ہاتھوں میں دامانِ احمدؐ

مری مدح کرتی ہے ساری خدائی ۔۔۔ ہوا ہوں جب سے ثنا خوانِ احمدؐ

ترانے مرے عرش پر گونجتے ہیں ۔۔۔ میں ہوں عندلیبِ گلستانِ احمدؐ

Marfat.com

یہود اور نصاریٰ کو رہنے نہ دیں گے　　عرب میں کبھی جاں نثارانِ احمد

نکالیں گے چُن چُن کر اُن کو یہاں سے　　کہ پہنچا ہے ہم کو یہ فرمانِ احمد

مُبارک ہو رندانِ ہندوستاں کو

کہ پھر جوش میں ہے خمستانِ احمد

Marfat.com

اے کہ آرائش ہماری داستاں کی تجھ سے ہے
اے کہ افزائش ہماری عزّ و شاں کی تجھ سے ہے

ملّتِ بیضا کی رونق تیرے دم سے برقرار
تمکنت اِس باتجمّل کارواں کی تجھ سے ہے

تیرے آب و رنگ سے رنگیں ہے ایراں کا چمن
جلوہ ریزی گلشنِ ہندوستاں کی تجھ سے ہے

مُصطفٰے کو تیری نسبت سے ہُوا حاصل کمال
خوں فشانی اِس کے عزب افگن سناں کی تجھ سے ہے

ہے خمیر مایۂ حُسنِ عرب تیرا جمال
دل رُبائی نجد کے بانکے جواں کی تجھ سے ہے

سایہ پرور تیری رحمت کا حرم بھی دَیر بھی
سُود اور بہبُود بہماں و فلاں کی تجھ سے ہے

Marfat.com

کفر اگر پرچم کُشا ہے اُس کے ہم ہیں ذمّہ دار
سربلندی دینِ قیّم کے نشاں کی تجھ سے ہے

دولت اِک تیری کنیز اقبال اِک تیرا غلام
شانِ دارائی امان اللہ خاں کی تجھ سے ہے

اُمتِ مرحوم کے دردِ جگر کے چارہ ساز
ساری تاثیر اُس کی فریاد و فغاں کی تجھ سے ہے

ساری دُنیا بن گئی ہنگامہ زارِ کُشت و خُوں
کچھ اگر اُمید ہے امن و اماں کی تجھ سے ہے

اِس ورق پر پرتوِ افگن ہے ترا سحرِ حلال
اور بہار اِس خامۂ معجز بیاں کی تجھ سے ہے

Marfat.com

سخن آورم ز کمالِ او ز شکوہِ او ز جلالِ او

کہ نہ دیدہ چشم مثیلِ او نہ شنیدہ گوش مثالِ او

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ز عرب چکیدہ ملاحتش ز عجم دمیدہ عزوبتش

نمکے کہ ریخت جمالِ او شکرے کہ بیخت مقالِ او

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہمہ کس فراخورِ ذوق خود ز ازل گرفتہ مقدرے

تو و لعل و گہر و سیم و زر من و دست و دامنِ آلِ او

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

Marfat.com

حمد ہے ربِ کعبہ کی وردِ مری زبان کا
جس نے جس نے استوار رشتہ کیا ہے جان کا

عہدِ الست کا یہ راگ سُن لے مرے رُباب سے
نغمہ اگر سُنا نہ ہو علّمہُ البیان کا

سرورِ کائنات کی آن میں آئیے کا نظر
جلوہ اگر ہو دیکھنا تجھ کو خدا کی شان کا

اُٹھ کے حرم سے رشتہ جوڑ دیریوں کا طلسم توڑ
فجر کے وقت جب پڑے کان میں شور اذان کا

لات و ہُبل کی نسل کو پاؤں کے تلے روند ڈال
فرض یہ پہلے دن سے ہے کعبے کے پاسبان کا

منزلِ حق کے راہ رو سر سے کفن لپیٹ لو
تیغ بکف مجاہدو وقت ہے امتحان کا

خاکِ درِ رسولؐ کے ذروں سے جا کے پوچھ لو
گر ہو سُراغ ڈھونڈنا تم کو مرے مکان کا

ہے عربی حسب مرا اور عجمی نسب مرا
اس سے زیادہ فخر کیا ہو مرے خاندان کا

Marfat.com

جب نبیؐ کی نعت میں مصروف ہوتا ہے قلم
کیسے کیسے خوش نما موتی پروتا ہے قلم

مغفرت کی التجا کرتا ہے کاغذ کے سپرد
معصیت کے اگلے پچھلے داغ دھوتا ہے قلم

کم نہیں خارِ مغیلانِ عرب سے اِس کی نوک
جس کو یورپ کے کفِ پا میں چبھوتا ہے قلم

اِس کی ہر جنبش کا فریادی ہوا پاپائے رُوم
جس سے بیڑا اُس کا قلزم میں ڈبوتا ہے قلم

ہنسنے لگتے ہیں معانی کے خیابانوں کے پھول
ابرِ نیساں کی طرح جس وقت روتا ہے قلم

جن کی قسمت کے جگانے میں ہے صرف اِس کا صریر
پاؤں پھیلا کر کب اُن کی طرح سوتا ہے قلم

راہِ حق میں سر کٹا کر بھی نہ چلنے سے رُکا
جاودانی زندگی کا بیج بوتا ہے قلم

Marfat.com

پرستارانِ لات و نسر مشکیں زید کی کس کر جب اِس اسلام کے شیدا کو مقتل کی طرف لائے
قُریش اپنے جلے تن کے پھپھولے پھوڑنے نکلے گھروں سے رقصِ بسمل کا تماشا دیکھنے آئے
جبینِ زید پر اُس وقت وہ رونق برستی تھی کہ صبحِ اوّلیں کے نُور کی بارش بھی شرمائے
یہ اطمینان کامل دیکھ کر کفار جھلّایا دلوں کی تیرگی نے بدر کے داغ اَور چمکائے
ابُوسفیاں پُکارا کیا ہی اچھا ہو مُحمّد کو ترے بدلے اگر جلّاد خاک و خُوں میں تڑپائے
تڑپ اُٹھتا ہوں جب مُجھ کو وہ فقرے یاد آتے ہیں بوقتِ ذبح اِس عاشق نے جو اس طرح دہرائے
مجھے ناز اپنی قسمت پر ہو گر نامِ مُحمّد پر یہ سر کٹ جائے اور تیرا سراپا اس کو ٹھکرائے

یہ سب کُچھ ہے گوارا پر یہ دیکھا جا نہیں سکتا
کہ اُن کے پاؤں کے تلوے میں اِک کانٹا بھی چُبھ جائے

Marfat.com

نوبہاراست ساقیا برخیز ۔۔۔ مئے باقی بجامِ مسلم ریز

ماسوا سے ہوا ہو کم جس کا ۔۔۔ کیف جس کا ہو رُوح برق سے تیز

جس میں ہو نشۂ شرابِ حجاز ۔۔۔ جس کے پینے میں ہو نہ کچھ پرہیز

جس کی مستی میں سامنے آجائیں ۔۔۔ مَرو و شیراز و مشہد و تبریز

ہو گُلِ نودمیدہ رُوح اُس کی ۔۔۔ یا دگر ایک شاہدِ نوخیز

مطرب اک نغمۂ نشاط افروز ۔۔۔ ساقی اِک جُرعہ سُرور انگیز

نائے دل کش بہ نوحۂ فرعون ۔۔۔ جامِ ہنیش بکورئ چنگیز

آگئی باغِ مصطفےٰ میں بہار ۔۔۔ کیوں نہ میرا قلم بھی ہو گُل ریز

عطر میں بس رہی ہے آج نسیم ۔۔۔ اور شمال و صبا ہیں عنبر بیز

کوکبِ صبح جلوہ ریز ہُوا ۔۔۔ شب نے کی اختیار راہِ گریز

عرش پر ایک پل میں پہنچوں گا ۔۔۔ آج جولاں ہے فکر کا شبدیز

نامۂ مصطفےٰ ہے اب تک نقش ۔۔۔ مٹ گیا نام خسرو پرویز

Marfat.com

دین دولہا ہے اور دلہن دنیا | عرش کابین ہے اور فرش جہیز
قطعِ جنّت کی راہ ہوتی ہے | علم توسن ہے اور عمل مہمیز
عارض والضّحیٰ وثیقہ مرا | زلف واللیل میری دستاویز

صلح اسلام سے ہوئی جس کی
اُس سے کیا کرے گا چرخ ستیز

Marfat.com

کبھی بامِ ثریا سے بھی اونچی جو عمارت تھی — وہ قصرِ سطوتِ کبریٰ کی رفعت سے عبارت تھی

ہوئی حجت خدا کی ختم آخر نوعِ انساں پر — مگر دی گئی جس کی زمانہ کو بشارت تھی

نہ ملتا تاج اُس سے کیوں رحمۃ للعالمینی کا — کہ اُس کو دی گئی بزمِ نبوت کی صدارت تھی

اِک اُمّی ایک ٹھوکر سے کرے سو فلسفی پیدا — نہ بوجھا فلسفہ اس کو یہ اِک ایسی بجھارت تھی

نمازیں آبِ خنجر سے وضو کر کے پڑھتے تھے — اسی پانی سے مسلم کی ہوا کرتی طہارت تھی

سمجھ کر وقت کو دولت وہ اِس کو گنواتے تھے — گھڑی اِک بھی نہ اُن کی عمر کی جاتی اکارت تھی

قبا ہوتی تھی اوپر اور نیچے خرقہ ہوتا تھا — وہ دنیا دیں نہ ہو جس میں ہمیں اس سے حقارت تھی

ہمارا ظاہر و باطن ڈھلا تھا ایک سانچے میں — بصیرت تھی دلوں میں اور آنکھوں میں بصارت تھی

نہ جھکتا تھا ہمارا سر کسی فرعون کے آگے — بدن میں خون تھا اور خون کے اندر حرارت تھی

تجاوز کر نہ سکتے تھے وَجَادِلْہُم میں اَحْسَن سے — کہ حسنِ خلق کی اوراقِ قرآں میں اشارت تھی

اگر ہم آج کے دن وہ نہیں ہیں جو کسی دن تھے
تو یہ قسمت کی شوخی تھی مقدر کی شرارت تھی

Marfat.com

تیری محفل میں وہ عالم کو ہے سیری ساقی
"تشنہ کامی میری توہین ہے تیری ساقی"

محتسب کا اُسے ڈر ہو جسے وہ دیکھ بھی لے
خُم کا مُنہ کھول کہ ہے رات اندھیری ساقی

مے پلانی ہے تو لا خمکدۂ بطحا سے
ورنہ تسکیں نہ ہو گی کبھی میری ساقی

ہند کی خاک سے اُٹھ کر میں قدم لوں اُس کے
آئے یثرب سے جو کرتا ہُوا پھیری ساقی

مصلحت سوزیوں کی فوج کی یلغار ہے آج
جس نے بستی تری ہر سمت سے گھیری ساقی

Marfat.com

کلام اللہ کو اس طرح کرتے تھے نبیؐ ازبر

کہ جو کچھ سُن لیا رُوح الامیں سے پڑھ دیا فرفر

ہوئے آتش کدے سرد اور صنم خانوں سے بُت نکلے

خُدا کی شان یکتائی کے نقارے بجے گھر گھر

رسُول اللہ کی اُمت کی رنگا رنگیاں دیکھو

کوئی ابیض کوئی اصفر کوئی اسود کوئی احمر

عرب کے ساربان زادوں کی کشور گیر سطوت نے

جو لُوٹا تاج کسریٰ کا تو چھینی مسندِ قیصر

لُٹاتے تھے وہ موتی بسکہ تھا دستِ فراخ اُن کا

گہر خُفتہ و گہر بیننہ و گہر ریزہ و گہر پرور

Marfat.com

میں بلکہ خدا کا ہوں خدا میرے لئے ہے
جو کچھ بھی ہے دنیا میں بنا میرے لئے ہے

چومی ہے فرشتوں نے ادب سے مری دہلیز
آدم کی خلافت کی قبا میرے لئے ہے

کیوں جاؤں گدایانہ میں اغیار کے در پر
جب رحمتِ شاہ دوسرا میرے لئے ہے

سمجھے بھی کوئی کیا ہے مری کیفیت مستی
یثرب کی مے ہوش رُبا میرے لئے ہے

کیوں بُرشِ خنجر کی ہو شہ رگ کو شکایت
جب شیوۂ تسلیم و رضا میرے لئے ہے

کٹ مرنے کو ناموسِ نبی پر ہوں میں تیار
وہ سر جو ہوا تن سے جدا میرے لئے ہے

ترکہ میں ملی ہے مجھے فاروقؓ کی سطوت
صدیقؓ کا اندازِ صفا میرے لئے ہے

جس قوتِ بازو نے اکھاڑا درِ خیبر
وہ مرحمتِ شیرِ خدا میرے لئے ہے

میں مٹ کے راہِ حق میں ہوا زندۂ جاوید
خوش ہوں کہ فنا میں بھی بقا میرے لئے ہے

Marfat.com

عہدِ خزاں گزر گیا فصلِ بہار آگئی

دوشِ صبا پہ بُوئے گُل ہو کے سوار آگئی

نامیہ نے جگا دیا سبزہ کو خوابِ ناز سے

باغ میں کوکتی ہُوئی قمریٔ زار آگئی

راہ رُوِ حجاز کو ناقۂ شوق مل گیا

گرم رووں کے ہاتھ میں اُسکی مہار آگئی

کشتیٔ اُمتِ قویم جس کے بنے ہیں ناخدا

سینۂ بھنور کا چیر کر تا بکنار آگئی

ہم ہیں وہ رندِ لم یزل جن کے لئے مئے الست

کل جو ملی تھی دے کے دام آج اُدھار آگئی

Marfat.com

مسلّم ہے خدا کے بعد جس کی شانِ یکتائی

ہے نام اُس کا محمدؐ ابن عبداللہ بطحائی

وہ جب آیا تو ساتھ اُس کے اک ایسا انقلاب آیا

کہ ہیں اس وقت تک مہر و مہ انجم تماشائی

وہ ساقی جس کی محفل کے لئے دوشِ ملائک پر

خمستانِ ازل سے مے سبو میں سر بسر آئی

وہ اُمّی کر دیئے حل جس کی ابجد ناشناسی نے

وہ نکتے جن کو سمجھے تھے نہ اشراقی نہ مشّائی

وہ آقا جس کی رحمت کی فراوانی کے دامن میں

جہانِ اسود و احمر نے یکساں پرورش پائی

وہ مولا جس کے لطفِ بے نہایت کا یہ عالم تھا

کہ تنگ اُس کے لئے تھی مشرق و مغرب کی پہنائی

Marfat.com

بٹھایا انتم الاعلون کی مسند پر اُمّت کو
مسلمانوں کے سر پر اُس نے رکھا تاج دارائی
ہم اب تک بھی اُسی کے ہیں مگر یہ کیا قیامت ہے
کہ خود منظور ہم کو ہند میں ہے اپنی رسوائی
علاج اس ساری نکبت کا ہے ایک اور وہ دُعا اُس کی
اجابت کے لئے لازم ہوئی جس کی پذیرائی
یہاں تک لکھ چکا تھا میں کہ یثرب سے ندا آئی
یہ نابینا ہیں یارب مرحمت کر اُن کو بینائی
عطا کر اگلے وقتوں کی بلندی اُن کی ہمّت کو
اور اُن کے بازوؤں کو بخش پہلی سی توانائی
پرایوں کی غلامی سے اُنہیں آزاد کر یارب
بجے اُن کی حویلی میں پھر آزادی کی شہنائی
بُرے ہیں یا بھلے ہیں پھر بھی یہ تیرے ہی بندے ہیں
مری اُمّت تیرے ہی کعبہ کی یارب ہے شیدائی

سورج کو جس کے نور نے رخشندہ کر دیا
موتی کو جس کی آب نے شرمندہ کر دیا

اپنے کرم کو آپ ہی جوئندہ کر دیا
پھر میری احتیاج کو یابندہ کر دیا

آدم کے سر کو بخش دیا تاجِ کائنات
اُس کے اِس افتخار کو پائندہ کر دیا

اسلام کے سپرد ہُوا جس کا اہتمام
اُس کارخانہ کا مجھے کارندہ کر دیا

جس میں کوئی تمیز نہیں رنگ و نسل کی
اُس سرزمین کا مجھے باشندہ کر دیا

ہوتا ہے جن میں نامِ رسولِ خدا بلند
اُن محفلوں کا مجھ کو نمائندہ کر دیا

سردارِ دو جہاں کا بنا کر مجھے غلام
میرا بھی نام تا بہ ابد زندہ کر دیا

Marfat.com

گجر دم آج مستوں کو یہ جاں پرور پیام آیا
کہ تم سب جس کے متوالے ہو گردش میں وہ جام آیا

قبائے ملتِ بیضا کو جن ٹکموں کی حاجت تھی
شہیدوں کے لہو کا قطرہ قطرہ اُن کے کام آیا

خدا کے تخت سے ٹکرائیں مظلوموں کی فریادیں
ستم کی رُوح کانپ اُٹھی کہ وقتِ انتقام آیا

سواری رہ نوردِ منزلِ اسریٰ کی جب نکلی
تو جبریلِ امیں تھامے ہوئے اُس کی لگام آیا

مرتّب آپ کی جس کی ہر اک شق ربِّ اکبر نے
پیمبر عرش سے لیکر وہ دستوری نظام آیا

جُھکا دیں گردنیں فرطِ ادب سے کج کلاہوں نے
زباں پر جب عرب کے ساربانزادوں کا نام آیا

رسول اللہ سے ازبسکہ نسبت خاص ہے اُن کو
مسلمانوں کے حصّہ میں خدا کا لطفِ عام آیا

Marfat.com

ٹھاٹھیں مار رہا ہے سمندر اور ہیں موجیں برقِ بلا
ہونے لگا ہے ساتھ ہی لیکن رحمتِ باری کا بھی نزول
دیر سے ہم ساحل پہ کھڑے تھے اور ہمہ تن تھے چشم براہ
دُور سے اک کشتی نظر آئی اور بلند اُس کا مستول
پھٹ گئے بادل گھٹ گیا طوفاں چھٹ گئی ظلمت کٹ گئی رات
حاملِ زورق احمدِ مُرسل ملتِ بیضا ہے محمول

منتظرانِ حق کے لئے کمحل بصرِ اسلام بنا
باغِ نبیؐ میں آ گئی رونق دیدۂ نرگس ہے کحول
نورِ امانت پھیل چلا ہے روشن ہو گئے دیر و حرم
اب وہی ہستی بن گئی مُسلم کل تک تھی جو ظلوم و جہول
فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہے اسلام کا رنگ
شش جہت اس میں آ گئے سارے دائرہ میں ہے عرض و طول

عیب کجا اسلام کہاں اِس سیف میں زنگِ ظلوم کہاں

عیب ہے مسلم میں تو یہی ہے اَنَّ الصادہ فیہِ فلول

یا تو ہو قرآن کی کوئی آیت یا ہو نبیؐ کی کوئی حدیث

بات اِسی صورت میں بنے گی یا معقول ہو یا منقول

صبح کی ساعت آئی ہوئی ہے سجدہ میں گر کر مانگ دُعا

رحمت سر پر آئی کھڑی ہے مسلم کیوں ہوتا ہے ملول

بگڑی ہوئی بن جائیگی تیری کام سنور جائیں گے تیرے

مضطرب اتنا کس لئے تو ہے بیٹھ ہی جائیگی چول سے چول

دستِ سعادت کی بھی رسائی دیکھئے ہوتی ہے کہ نہیں

طرۂ اسلام آج بصیرت کو نظر آتا ہے معقول

سب سے بڑا انعام یہی ہے خدمتِ دیں کی ہو توفیق

کام مسلمانوں کے جو آیا بس وہی مسلم ہے مقبول

اکرہسا عذرِ غور کیا ہے یہی رازِ فوزِ عظیم

رہ گئیں اس نکتہ کو سمجھ کر جنّت کی خاتون بتولؓ

Marfat.com

کام رکھ اپنے کام سے مُسلم خُود اللہ ترا ہے وکیل

فرد سے بالا ہو تری خدمت طاعتِ حق میں رہ مشغول

Marfat.com

الٰہی برقِ غیرت کی تڑپ مجھ کو عطا کر دے

مجھ آتش زیر پا کو ساتھ ہی آتش نوا کر دے

میری تقریر سحر آلود میں کر دو اثر پیدا

کہ اہلِ درد کے حلقوں میں اک محشر بپا کر دے

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو

کہ شرحِ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کر دے

بتا دوں گا کہ خاکِ ہندیوں اکسیر بنتی ہے

میری پلکوں کو جاروبِ حریمِ مصطفےٰ کر دے

Marfat.com

خدا اسلام کی دولت اگر دے

تو دامن بھی فراخ اتنا ہی کر دے

اگر ذوقِ سے آشامی دیا ہے

تو ساغر بادۂ بطحا سے بھر دے

بھرے سارے جہاں کا درد اِس میں

اگر پہلو کو تکلیف جگر دے

غرض جو کچھ بھی دے اسلامیوں کو

بقدرِ رحمتِ خیر البشر دے

عجم جس کا ہو آنگن اور عرب چھت

مسلمانوں کے بسنے کو وہ گھر دے

Marfat.com

ثابت جب اپنے آپ کو خیر الاُمم کیا

ہم نے کیا وہ کام کسی نے جو کم کیا

تیغِ جہاں کشا سے جھکایا سرِ عجم

نوکِ سناں سے گردنِ رُوما کو خم کیا

گھر گھر میں ہم نے حق کی تجلّی بکھیر دی

روشن گلی گلی میں چراغِ حرم کیا

پہنچا دیا پیامِ خُدا ہر دیار میں

ہر مُلک میں بلند نبیؐ کا عَلَم کیا

بخشی ہمیں غلامیِ سردارِ کائنات

کتنا بڑا خُدا نے یہ ہم پر کرم کیا

Marfat.com

یہ ادب کی شرط تھی بزم میں کہ وہ سر اٹھا کے کہ صلا
جو کہے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تو میں سر جھکا کے کہوں بَلٰی

پسرِ خلیل کی سیکھ ادا جو ہے ذبح ہونے کی آرزو
کہ چھری رُکے تو رُکے مگر نہ سرکنے پائے ترا گلا

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ زیاد کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسینؓ کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

وہ جو سو رہا ہے مدینہ میں کوئی جا کے اُس کو یہ خبر دو
چلی آرہی ہیں وہ آندھیاں کہ چمن حضور کا اُڑ چلا

لقب اُمَّةً وَّسطاً دیا جنہیں تیرے فضل نے اے خدا
پس و پیش و راس و چپ آج کیوں وُہی سختیوں میں ہیں مبتلا

نگہِ کرم تری کس لیئے ہے ستم زدوں سے پھری ہوئی
ہم اُسی کے ہیں ترے لطف نے جسے دی نوید وَمَا قَلٰی

Marfat.com

کچھ جانتے بھی ہو ہم نفسو! کس ملک کے ہم سب افسر ہیں
کس برج کے ہم سب گوہر ہیں کس برج کے ہم سب اختر ہیں

ہم شانۂ زلفِ امانت ہیں ہم لعلِ روئے کہانت ہیں
آبادیٔ پہلوئے آمنہؓ ہیں ویرانیٔ خانۂ آذر ہیں

فرزندِ ہم ابراہیمؑ کے ہیں مستحق اُس تعظیم کے ہیں
پیراستہ جس سے فسانوں میں القابِ جم و اسکندر ہیں

ایمان کے ہم ایما ہوتے ہیں اور سجدہ بسیما ہوتے ہیں
ہم خاکِ رہِ پیغمبرؐ ہیں یا سُرمۂ دیدۂ حیدرؓ ہیں

صدیقؓ ہوئے تصدیق میں ہم فاروقؓ بنے تفریق میں ہم
ایمان طلبی میں بوذرؓ ہیں خیبر شکنی میں صفدرؓ ہیں

ہیں جانِ حیا عثمانؓ کی طرح ہیں آنِ وفا سلمانؓ کی طرح
اسلام ہے کف ہم خنجر ہیں طاغوت ہے رگ ہم نشتر ہیں

ہم صلِّ لربک پڑھتے ہیں پروان اسی سے چڑھتے ہیں
کیونکر نہ عدو سب ابتر ہوں ہم خیرِ کثیرِ کوثر ہیں

Marfat.com

جس کو اُس زُلفِ سیہ تاب کا سودا ہوگا
گر بلالؓ حبشی ہے تو وہ دارا ہوگا

فرش اُس کے لئے بن جائے گا ہم پایۂ عرش
اور ثریٰ میں ہے تو برتر ز ثریّا ہوگا

اُس کے ہم چشم اُسے سمجھیں گے بے شبہ عدیل
اپنے اقران و اماثل میں وہ یکتا ہوگا

اپنے اندر نظر آئے گا اُسے ایک جہاں!
اس جہاں پر اُسے ہر قسم کا دعویٰ ہوگا

مل میں جلوے اُسے فاران کے آئینگے نظر
اور دماغ اُس کے لئے سینۂ سینا ہوگا

شیوۂ مصطفوی سیکھ وگرنہ اسلام
تجھ کو مُسلم سبب نازش بے جا ہوگا

خاک چھو کر تمھیں اکسیر بنا آتی ہے
کس کو اس پر نہ زمانے میں اچنبھا ہوگا

کشورِ ہند میں گنگا کے بہانے والو
کہیں اک چشمۂ زمزم بھی ابلتا ہوگا

اتنی ہی آرزو ہے مرے دل میں اے خدا — اسلام کو زمانہ میں دیکھوں میں سربلند

دنیا میں سرنگوں علمِ مصطفٰے نہ ہو — ہم خواہ خود ذلیل ہوں اور خواہ ارجمند

میداں بوقبیس سے یارب روانہ ہو — پھر قطعِ کائنات کو توحید کا سمند

مسلم خود اپنے درد کی تجویز کر دوا — نازِ طبیب کا نہ کبھی ہو نیازمند

ضامن ترا ہے نسخۂ تعویذ مصطفٰے — پہنچائے پھر زمانہ تجھے کس طرح گزند

خواہی کہ خاک پائے رسولِ خدا شوی — دل را بہ یاد خوانیٔ طاغوت در مبند

آئی فلک سے کان میں احسنت کی صدا
یہ نظم دل کشا ہے فرشتوں کو بھی پسند

Marfat.com

ہم خاک تھے حضورؐ نے اکسیر کر دیا
کتنا بڑا حضورؐ کا احسان ہو گیا

بھر کر دیا وہ جامِ جہاں ہیں حضورؐ نے
پی کر گدائے میکدہ سُلطان ہو گیا

اِسلام کا جو ذکر کیا تُو نے ہم نشیں
بجلی گری وہ دل پہ کہ فاران ہو گیا

ہے اِک نگار خانۂ حیرت یہ نام بھی
جس کی نظر پڑی وُہی حیران ہو گیا

شرق اور غرب منسلک اک سلک میں ہوئے
کتنا دراز رشتۂ قرآن ہو گیا

Marfat.com

تجھے فکر کیوں ہے اے دل کہ یہ شب بسر بھی ہوگی
ہے ابھی اگر اندھیرا تو کبھی سحر بھی ہوگی

ہے اثر دوا میں پنہاں مگر اس کے ساتھ تجھ کو
اگر اعتقاد ہوگا تو وہ زود اثر بھی ہوگی

یہ سواد آفرینش ہے بقدر نور بینش
تری آنکھ اگر کھلے گی تو جہاں نگر بھی ہوگی

ہو بپا کہیں بھی طوفاں وہ یہی گماں کریں گے
کہ ضرور اس میں شامل مری چشم تر بھی ہوگی

ہے پھر ابرہہ کی کوشش کہ بنائے کعبہ ڈھا دے
مگر اس میں ہم کو شک ہے کہ مہم یہ سر بھی ہوگی

اگر آج ہم پہ آئی شب غم پہاڑ بن کر
تو یہ رات یونہی بھاری کبھی آپ پہ بھی ہوگی

عرب اور عجم کے ذرّے ہُوئے آفتاب جس سے
کسی روز دیکھ لینا وہ نظر اِدھر بھی ہوگی

Marfat.com

رسولُ اللہ پر قربان ہو جا

خُود اپنے درد کا درمان ہو جا

ڈبو کر کشتیٔ کُفر آنسوؤں میں

بغل میں نوحؑ کا طوفان ہو جا

غلامی کر محمّد مُصطفےٰ کی

گدائی چھوڑ دے سُلطان ہو جا

Marfat.com

وہ مسلماں کہاں اگلے زمانے والے — گردنیں قیصر و کسریٰ کی جھکانے والے

امتیازِ ابیض و اسود کا مٹانے والے — سبق انساں کو اخوّت کا پڑھانے والے

بات کیا تھی کہ نہ روما سے نہ ایراں سے دبے — چند بے تربیت اُونٹوں کے چرانے والے

بھید وہ کیا تھا جو آپس میں ملے تھے نہ کبھی — ہو گئے مشرق و مغرب کے ملانے والے

جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکا — بن گئے خاک کو اکسیر بنانے والے

پیشوائی کو نکل آئی خدائی ساری — گھر سے نکلے جو محمدؐ کے گھرانے والے

خم و خمخانہ بھی ہے مُہر و نشاں بھی ہے وہی — نہیں ملتے ہیں مگر خم کے لنڈھانے والے

وُہی نیساں ہے گُہر ریز ابھی تک لیکن — نظر آتے نہیں گوہر کے لُٹانے والے

کیا سکھاتے ہیں تمدن کی حقیقت ہم کو — آج قرآں کی دولت کو چُرانے والے

فیض کس کا ہے یہ اس پر بھی کبھی غور کریں — اپنی تہذیب کا افسانہ سُنانے والے

بادشاہی میں فقیری کا چلن رکھتے ہیں — دوش پر بارِ امانت کا اُٹھانے والے

نہ دبے ہیں کبھی باطل سے نہ دب سکتے ہیں — گردن اللہ کے رستے میں کٹانے والے

آشنا ذوقِ اسیری سے ہو میری مانند — شعر کہنے ہوں اگر وجد میں لانے والے

بحکمِ اَعِدُّوا لَھُم مَّا اسْتَطَعْتُم — بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ

بتائیدِ حق اپنی ملت کے بل پر — حریفوں کی کثرت کے چھکّے چھڑاؤ

کہانت کی بنیاد جس نے ہلا دی — اُس اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ

اُٹھاؤ نہ دریا کی لہروں کے احساں — جہازوں کو پھر خشکیوں پر چلاؤ

مٹا دو عجم اور عرب کی رقابت — جہاں میں بساطِ اُخوّت بچھاؤ

کرو ہوشیاری پہ مستی کو قرباں — خمستانِ یثرب کے ساغر لنڈھاؤ

حریفوں سے کہہ دو کہ ہم ہیں مسلماں — نہ باطل کی قوّت سے ہم کو ڈراؤ

ہمیں آزمایا ہے سو بار تم نے — کسی اور کو جا کے اب آزماؤ

عَلم ہاتھ میں لے کے دینِ ہدیٰ کا — سرا چین کا پھر اندلس سے ملاؤ

بجھا دو خرافات کی مشعلوں کو — حرم کا چراغ از سرِ نو جلاؤ

محمدؐ کے جھنڈے کے سایہ کے نیچے

فلک کے ستارے ہوؤ سر چھپاؤ

Marfat.com

توحید کے ترانہ کی تانیں اُڑائے جا　　مطرب تمام رات یہی نغمہ گائے جا

ہر نغمہ سے خلا میں ملا کو ملائے جا　　ہر زمزمہ سے نُور کے دریا بہائے جا

ایک ایک تیری تان پر سر جھومنے لگیں　　ایک ایک سُر سے چوٹ جگر پر لگائے جا

ہر زیر و بم سے کر تہ و بالا دماغ کو　　ہر گٹکری سے پیچ دلوں کے گھمائے جا

ناسوتیوں سے چھین کے صبر و قرار و ہوش　　لاہوتیوں کو وجد کے عالم میں لائے جا

تڑپا چکیں جنھیں تیری رنگیں نوائیاں　　ان کو یہ چند شعر مرے بھی سنائے جا

اے رہ نوردِ مرحلہ ہفت خوانِ عشق　　اس مرحلہ میں ہر قدم آگے بڑھائے جا

خاطر میں لا نہ اس کے نشیب و فراز کو　　جو سختیاں بھی راہ میں آئیں اُٹھائے جا

رکھنا ہے لاکھ سر بھی اگر اپنے دوش پر　　نامِ محمدِ عربی پر کٹائے جا

وہ زخم چُن لیا ہے جنھیں پشتِ غیر نے　　حصے میں تیرے آئیں تو چہرے پہ کھائے جا

کرنا رہ استوار اساسِ حریمِ دیں　　اور ساتھ ساتھ کُفر کی بنیاد ڈھائے جا

چھلکائے جا پیالہ شرابِ حجاز کا　　دو چار گھونٹ اس کے ہمیں بھی پلائے جا

Marfat.com

سر پر اگر ہو تاج تو ہو دوش پر گلیم — دُنیا کو شان ٹیڑھیوں کی دکھائے جا

رکھ مسندِ رسُولؐ کی عزت کو برقرار

اسلام کے ہلال کا پرچم اُڑائے جا

چشمہ اُبل رہا ہے مدینہ میں نُور کا   ہر اُس کی موج رقص ہے میرے شعُور کا

چھنتا ہے جلوہ اِس کی فضائے لطیف کا   صُبح ازل کے نُور سعادت ظہُور کا

ایک ایک سنگ ریزۂ اُحُد کا مرے لئے   ہم سنگ ہے خُدا کی قسم کوہ طُور کا

بہتا پگھل پگھل کے ہے آنکھوں کی راہ سے   انجام تھا یہ میرے دلِ ناصبُور کا

دہلیز مُصطفےٰ سے مرا سر لگا رہے   طالب نہیں ہیں جنّت و حُور و قصُور کا

سر خاک پر ہے اور تصوّر ہے عرش پر   مجھ کو ہُوا نصیب مواجہہ حضُور کا

اے ربِ کعبہ میری خطا کو معاف کر   نزدیک پر اگر مجھے دھوکا ہو دُور کا

آداب جانتا نہیں شدِ رجال کے   کچھ بھی نہیں سلیقہ مجھے ان اُمُور کا

اِس سے مگر نہیں یہ مرا مدعا کہ مَیں   رکھتا ہوں دل میں شوق طواف قبُور کا

ختمِ رُسل پہ بھیج رہا ہوں سلام مَیں   میرا یہ زمزمہ ہے ترانہ زبور کا

دل میں جو ہے وہ آ نہیں سکتا زبان پر

خُود اعتراف ہے مجھے اپنے قصُور کا

Marfat.com

جو کرنی ہے جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر

عرب کا تاج سر پہ رکھ خداوندِ عجم ہو جا

ہو سرکش سرو کی مانند اگر باطل نکالے سر

اگر حق آگے آئے ماہِ نو کی طرح خم ہو جا

صنم خانہ میں گو گلیوں کی رعنائی سے پھر آنکھیں

دُوئی سے کٹ کے یثربیوں کی یکتائی میں ضم ہو جا

چراغِ دیر سے جل کر بھی آخر راکھ اُڑنی ہو

تو پھر شمعِ حرم سے لو لگا کر ہی بھسم ہو جا

کرانا ہے قلم ہاتھوں کو رُودادِ جنوں لکھ کر

تو اِس دورِ ستم پرور میں میرا ہم قلم ہو جا

Marfat.com

جھُوم کے پی رہا ہُوں میں جام مُتِمُّ نُورِہٖ

گھُوم رہا ہے جام میں نشۂ بادۂ حجاز

دعوتِ دَاعِ ہو گئی درِ گرد اِذَا دَعَان

یا کہ ہے خوابِ نازنیں چشمِ سیاہِ نیم باز

دینِ قویم مُصطفےٰ رحمتِ عام ہو گیا

آتے ہی اس کے اُٹھ گیا شاہ و گدا میں امتیاز

ل تبدیل الذال بالزا بقاعدۂ سخنورانِ عجم

Marfat.com

زکوٰۃ اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا اور نماز اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

Marfat.com

گر چشم جہاں بیں ہے تو نیرنگِ جہاں دیکھ
آفاق میں اللہ کی قدرت کے نشاں دیکھ

کس قطع سے دامانِ شبِ تار ہوا چاک
کس وضع سے خورشید ہوا جلوہ نشاں دیکھ

کس طرح ہری ہو گئیں سوکھی ہوئی شاخیں
رُخصت ہوئی کیونکر چمنستاں سے خزاں دیکھ

چڑھتی ہے کس انداز سے اُتری ہوئی ندی
کس شان سے ہر موج میں اک مدّ ہے نہاں دیکھ

پھر پاٹ میں پھیلاؤ وہی ہے جو کبھی تھا
توحید کے دریا کو گراں تا بکراں دیکھ

پھر زمزمۂ نغمہ سرایانِ حرم سُن
پھر قافلۂ یثرب و بطحا کو رواں دیکھ

اللہ کی رحمت کے کرشموں پہ نظر کر
ڈوبے ہوئے بیڑے کے اُچھلنے کا سماں دیکھ

تفسیر سمجھنی ہو اگر کُن فیکُون کی
تاثیرِ دعاہائے شبِ کون و مکاں دیکھ

وہ قصر جو اسلام کے کھنڈروں پہ بنا تھا
اب چاٹ رہی ہے اُسے شعلوں کی زباں دیکھ

پھر گرم ہے بازارِ رسولِ عربی کا
اور جل کے ہوئی راکھ حریفوں کی دکاں دیکھ

جاروب کشانِ حرمِ مصطفوی کا
اللہ نے کس طرح کیا پلّہ گراں دیکھ

شبِ معراج وہ شب ہے کہ کھولے ربِّ اکبر نے
رسولُ اللہ پر اسرارِ خلوت گاہِ اَوْ اَدنیٰ

یہ وہ شب ہے کہ پیغمبر کے سر پر اپنے ہاتھوں سے
خدا نے فخر سے رکھا ہے تاجِ سطوتِ کبریٰ

یہ وہ شب ہے کہ روشن کر دیئے چودہ طبق اس نے
تجلّی بن گئی اُس کی فروغِ دیدۂ بینا

یہ وہ شب ہے کہ مسلم کو ملی دنیا بھی اور دیں بھی
وہ تعبیرِ فترضیٰ اور یہ تفسیرِ مِن الاُولیٰ

یہ وہ شب ہے کہ اس کی روشنی سے جگمگا اُٹھے
در و بام و رواق و طاقِ قصرِ سنتِ بیضا

غبارِ راہ کیا تھا کہکشاں کی جلوہ ریزی تھی
گلی کوچوں پہ ہوتا تھا گمانِ سینۂ سینا

سنا جب ان حقائق کو تو مسلم وجد میں آئے
وصلّی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا

Marfat.com

سیل کی طرح جو نکلے تھے بیابانوں سے — آپ جو بن گئے گزرے جو خیابانوں سے

تھا جو اپنوں سے وُہی لُطف تھا بیگانوں سے — گردنیں دب گئیں اسلام کے احسانوں سے

وہ خود اُمّی تھے مگر کون و مکاں کے اسرار — حکما سیکھ گئے اُن کے دبستانوں سے

اب جو آئی ہوئی ہے گلشن گیتی میں بہار — رنگ اُڑا لائی ہے اُن کے ہی گلستانوں سے

اس کے پینے کے لئے چاہیئے ظرف عالی — یہ شراب آئی ہے توحید کے خم خانوں سے

ہم رہِ سُست عناں منزلِ سلمیٰ کی خبر — پُوچھتا کیوں نہیں یثرب کے حُدی خوانوں سے

پھر وہی غلغلہ آفاق میں ہوتا ہے بلند — شیر کی گونج پھر اُٹھی ہے نیستانوں سے

ہم نے دیکھا ہے اِن آنکھوں سے اُدھر طارقؓ کو
نعرہ خالدؓ کا سُنا ہے اِدھر ان کانوں سے

Marfat.com

مرا دامن بھرا ہے آج یاقوت اور مرجاں سے
نہیں لایا اُنہیں لیکن ہیں عمّاں اور بدخشاں سے
جگر پگھلا دیا ہے کر دیا ہے دل کو خُوں میں نے
نکالے جب کہیں ہیں یہ جواہر معدنِ جاں سے
خدائے پاک بے شک نُور ہے سات آسمانوں کا
ان آنکھوں نے مگر اس نُور کو دیکھا ہے فاراں سے
چمن پیرائے امکاں گر نہ ذاتِ مُصطفٰے ہوتی
مشامِ جاں معنبر ہو نہ سکتا بُوئے عرفاں سے
رسُولُ اللہ کی اُمّت ہے زینت ساری دنیا کی
تمدّن کی بھری محفل کی رونق ہے مسلماں سے

Marfat.com

خُم خانۂ الست کے خمّار ہیں کہاں — عہدِ سلف کے رندِ قدح خوار ہیں کہاں

اِس بادۂ شبینہ کے سرمست ہیں کدھر — پیمانۂ مدینہ کے سرشار ہیں کہاں

جُھکنے لگی ہے غیر کی دہلیز پہ جبیں — اے ربِّ کعبہ تیرے پرستار ہیں کہاں

دُنیا کی لذّتوں سے تو ہیں بہرہ ور سبھی — عقبیٰ کی عزّتوں کے خریدار ہیں کہاں

اسلامیوں کا شوقِ شہادت کدھر گیا — جو تھے زینتِ رسن و دار ہیں کہاں

وہ کشتگانِ خنجرِ تسلیم کیا ہوئے — وہ عاشقانِ احمدِ مختار ہیں کہاں

طُوفاں زدوں کو جن کی ضیا تھی دلیلِ راہ
یثرب کی روشنی کے وہ مینار ہیں کہاں

Marfat.com

ترک کر تقلید آباء بن خلیل اور بُت کو توڑ

ماسوا کو چھوڑ رب العالمیں سے رشتہ جوڑ

یاد کر بھولا ہُوا والرجز فاھجر کا سبق

شرک کی رسموں سے باز آ کفر کی ریتوں کو چھوڑ

اُس نبیؐ کا تھام لے دامن جو ہے ختمِ رُسل

جس کی رحمت ہے دو عالم کی سعادت کا نچوڑ

چشمۂ دینِ محمدؐ خشک ہو سکتا نہیں

اِس کنوئیں سے آکے پانی بھر جو ہے پاتال توڑ

Marfat.com

مسلمانو! ہے آزادی کا یہ اک سہل سا لٹکا
محمدؐ کی غلامی کا کمر سے باندھ لو پٹکا
نشاں مٹنے نہ پائے دیکھنا اُمّت کے ماتھے سے
حضورِ خواجۂ یثرب کے دروازے کی چوکھٹ کا

Marfat.com

وہ جس کی شان ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ

چھپا بھی ہے تو سراپردہ ظہور میں ہے

برنگ دُور قمر جلوہ اُس کی قدرت کا

کبھی سنین میں ہے اور کبھی شہور میں ہے

کبھی کبھی ہے وہ اوجِ شعیر پہ تاباں

کبھی کبھی وہ خراماں سوادِ طور میں ہے

کہیں فسانہ وہ یعقوب کا ہے کنعاں میں

کہیں ترانہ وہ داؤد کا زبور میں ہے

شرار جستہ کی شکل اُس کے وہم کا پرتو

تڑپ رہا مری خاکستر شعور میں ہے

جو اُس کو صورت اصلی میں دیکھنا چاہو

محمد عربی کی جبیں کے نُور میں ہے

Marfat.com

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوْحٰی جس کی شان میں آیا ہے
رحمت عالم ہو کے اک اُمّیؔ اُس مکتوب کو لایا ہے
منکشف اُس نے کر دیئے سارے عَلَّمَ الاسما کے وہ رموز
جن کو سمجھ کر خاک کے آگے قدس نے سر نیوہڑایا ہے
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اس کی زباں پر آتے ہو
کفر کے بُرج سر بفلک پر پرچم دیں لہرایا ہے
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ
پڑھ کے یہ افسوں مُنہ کے بل اُس نے لات وہبل کو گرایا ہے
بُت کی خدائی سے گئی لکھی ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ
باں مگس سے نقشۂ توحید اُس نے نیا کھنچوایا ہے
موت سے اُس نے زیست نکالی زیست کو آب و رنگ دیا
قطرہ سے قلزم پتہ سے گلشن پیدا کر کے دکھایا ہے

Marfat.com

زباں ہے وقفِ ثنائے خدائے عزّ و جل — خدا ہی ہے جو یہ عقدہ ہو زورِ نطق سے حل
نہ نثر ہی کا سلیقہ نہ نظم ہی کا شعور — نہ میں سنائیِ ثانی نہ ہمسرائے خطل
سخنوری سے نہیں ہے مجھے کوئی سروکار — نہ لکھ سکوں میں قصیدہ نہ کہہ سکوں میں غزل
خود اپنی قدر سے میں بے خبر نہیں کہ مجھے — ہے یاد اچھی طرح سے ایاز والی مثل
یہی سبب ہے کہ جب قصدِ حمد میں نے کیا — قلم گیا ہے ٹھہر اور زباں گئی ہے مچل
نرالی سب سے ہے لیکن یہ انجمن کہ یہاں — بھری سبوچۂ نیت میں ہے شرابِ عمل
پسند آئی ہے لکنت یہاں بسا اوقات — گیا ہے پاؤں فصاحت کا بار بار پھسل

اسی خیال سے تو بہرِ عرضِ سجدۂ شکر
سروشِ خامہ اگر سر کے بل چلا ہے تو چل

خدائے واحد و قہار لاشریک لہٗ — ہو القدیر ہو الآخر ہو الاوّل
ہے سورج اُس کی عنایت سے ذرّۂ ناچیز — ہے پربت اُس کی توجہ سے دانۂ خردل

Marfat.com

قدم سے ہے متقدّم اُسے صدورِ حدوث ‏ — ‏ ابد سے ہے متأخّر اُسے مرورِ ازل
خدا کی ذات ہے دریا تو قطرہ کون و مکاں ‏ — ‏ اگر ہے عین مفصّل تو ہے اثر مجمل
چمک چمک کے شہادت خدا کی دیتے ہیں ‏ — ‏ عطارد و قمر و شمس و مُشتری و زحل
ازل کی صبح سے بے وقفہ چل رہی ہے یونہی ‏ — ‏ خُدا کے ایک اشارہ پہ کائنات کی کُل
نظامِ دہر میں تحریف ہو نہیں سکتی ‏ — ‏ محال ہے کہ ہو اِس قاعدہ میں ردّ و بدل
یہ منتہائے نظر نام ہے فلک جس کا ‏ — ‏ ازل سے ڈالے ہے کاندھے پہ نیلگوں کمل
یہ چشمہ نُور کا کہتے ہیں آفتاب جسے ‏ — ‏ ہمیشہ سے اِسی انداز پر رہا ہے اُبل
نشانیاں ہیں یہ ایسی کہ ذاتِ باری کے ‏ — ‏ ثبُوت میں اِنہیں سمجھیں گے قول ہم فیصل
طلب کرے کوئی اس سے بھی گر زیادہ ثبوت ‏ — ‏ تو ہم کہیں گے کہ اُس کے حواس ہیں مختل
سُراغ ڈھونڈنے اُس کا چلی ہے عقلِ ضعیف ‏ — ‏ یہ خوف ہے کہیں ایماں میں آنہ جائے خلل
وجود ملتِ اولیٰ سے بحث تو جب ہو ‏ — ‏ کہ ہو یہ عقل (جو معلول ہے) محیطِ علل
نہیں ہے ذات زبُونی کش ثبوتِ صفات ‏ — ‏ عرض کے رنگ سے خالی ہے جوہرِ اکمل
مذاق تلخی و شیرینی اعتباری ہے ‏ — ‏ مریض کے لیے ہوتا ہے انگبیں حنظل
فروغِ حُسن سے اپنے جنابِ باری نے ‏ — ‏ جلائی محفلِ ہستی میں رُوح کی مشعل

Marfat.com

وُہ رُوح جو ہُوئی مجبُور بھی مخیر بھی — کبھی فلک پہ ہے جس کا کبھی زمیں پہ عمل
صعُود میں ہُوئی عرشِ بریں سے بھی اعلیٰ — ہبُوط میں ہُوئی گاوِ زمیں سے بھی اسفل
اگر ہو خیر پہ مائل فرشتہ سے اشرف — کرے جو شر سے گرایش تو دیو سے ارذل
علو مرتبہ کو جس کے ناز ہے اِس پہ — کہ زینت اس کی ہُوئی ذاتِ احمدِ مُرسل
وہ ذاتِ پاک بنی جو خلاصۂ مقدُور — خدا کے بعد ہُوئی کائنات میں افضل
بہارِ باغِ رسالت کی آمد آمد ہے! — خُدائے پاک کی رحمت کے چھائے ہیں بادل
عرب سے اُٹھ کے زمانہ پہ یہ گھٹا برسی — درخت سبز ہُوئے پھُوٹنے لگی کونپل
جہان و اہلِ جہاں کی پلٹ گئی کایا — کھُلا دریچۂ رحمت کھِلے دلوں کے کنوَل
حضور سرورِ کون و مکاں کو لازم ہے — کہ دیجے نذرِ تحیّاتِ احسن و اکمل
بشر کہ اُس کو خُدا نے کہا ظلوم و جہول — بنا ہے اُنؐ کے تصدق میں اعلم و اعدل
نتیجہ تھا یہ رسُولِ خُدا کی غیرت کا — حرم سے چشم زدن میں اُٹھا بتوں کا عمل
کرشمہ سنجِ محمدؐ ہُوئے تو ٹوٹ گیا — طلسم نائلہ و جبت و نسر و لات و ہبل
بجا زمانہ میں نقارخانہ وحدت کا — خُدا کے نام سے گونجا سوادِ دشت و جبل
جہاں میں ملتِ بیضا کی روشنی پھیلی — نکال جس نے دیئے ساری ظلمتوں کے بَل

Marfat.com

نبیؐ نے درسِ تمدّن دیا زمانے کو
بتایا رازِ اخوّت بشر کو پہلے پہل

علَمِ محبّت و اخلاق کا بلند ہُوا
کیا رسولؐ نے ملکِ نفاق مستاصل

عطا ہُوئی ہمیں دُنیا بھی دین کے ہمراہ
لگے نئے فقر کی ڈالی میں سلطنت کے پھل

وہ بخشوانے ہمیں آئیں گے قیامت میں
اگرچہ قابلِ بخشش نہیں ہمارے عمل

فقط یہ بات کہ ہم اُنؐ کے نام لیوا ہیں
کرے گی اُمّتِ عاصی کی مشکلات کو حل

Marfat.com

ہم کو دیا پیغام عرب نے ایک خدا اور ایک رسولؐ
اب نہیں ایسی کوئی دُعا جو آنے ہی لب پہ ہو نہ قبول

نام ہے ایک اللہ کا سچّا باقی باطل سب معبود
مختصر اِس قصّہ کو سمجھئے ناحق اِس کو نہ دیجئے طول

اُس کے سمجھنے کے لئے دل میں ہونا چاہئے ذوقِ سلیم
اُس کی حقیقت وہ نہیں جس کو جان سکیں افہام و عقول

مجھ کو بتا دو کوئی خدارا قطرہ کجا اور بحر کجا!
کب یہ ہے اور کیونکر ممکن بندے میں ہو خدا کا حلول

جس نے ہوالکل اُس کو بنایا اُس سے خدا بیزار ہوا
اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنکُمْ اَمْرُ اللّٰہِ ھُوَ الْمَفْعُوْل

Marfat.com

مجلس کے آداب میں باقی عہدِ کہن کا رنگ نہیں
اَب نہ وہ اندازِ ھِیَ اَحسَنُ اور نہ وہ طرزِ قالَ اقول

جیسے حکیم ہیں ویسی اُمت بِئس الاشرف والمشرف
جیسی روح ہے ویسے فرشتے خسیُّ الفاضل والمفضُول

فلسفۂ اشراق یہی ہے اور ہے اس کی شرح یہی
آپ ہی خونِ شرع کریں اور آپ ہی کہلائیں مقتوُل

میرے قلم کے توڑنے والے وہ ہیں جنہیں ہے دعوائے دیں
ساتھ ہی جن کی ہے یہ تمنا سیف مہنّد ہو مسلول

شان خدائے عزّ و جل ہے بن گئے وہ بھی جادہ شناس
جنکی روش ہے اوٹ پٹانگ اور جنکی دوش ہے اُول جلُول

خانہ براندازِ چمن سے ہم فقط اتنا پوچھتے ہیں
باغ میں صاحب ہیئے بھی دینگے آپ کوئی پھل اور کوئی پھول

Marfat.com

زاغ و زغن سے آپ کو اُلفت بُلبل و قمری سے ہے عناد
سرِ دلبر جو کہے شکایت اُس کی جگہ لیتا ہے ببُول
ایک کبھی ہو ہی نہیں سکتے کور اور بینا ظلّ و حرور
کرتے ہیں جو قرآں کی تلاوت کیوں گئے وہ اِس قول کو بھول

Marfat.com

منتظرانِ حق کے لئے پھر کحلِ بصر اسلام بنا
باغِ نبیؐ میں آگئی رونق دیدۂ نرگس ہے مکحول

نورِ امانت پھیل چلا ہے روشن ہو گئے دیر و حرم
اب وہی ہستی بن گئی مُسلم کل تک تھی جو ظلوم و جہول

فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہے اسلام کا رنگ
شش جہت اس میں آگئے سارے دائرہ میں ہے عرض نہ طُول

عیب کجا اِسلام کہاں اس سیف میں ننگِ ظلام کہاں
عیب ہے مُسلم میں تو یہی ہے اِنّ الصّارِمَ فِیْہِ فلُول

یا تو ہو قرآن کی کوئی آیت یا ہو نبیؐ کی کوئی حدیث
بات اسی صُورت میں بنے گی یا معقول ہو یا منقُول

صُبح کی ساعت آئی ہُوئی ہے سجدہ میں گِر کر مانگ دُعا
رحمت سر پہ آئی کھڑی ہے مُسلم کیوں ہوتا ہے ملُول

Marfat.com

بگڑی ہُوئی بن جائیگی تیری کام سنور جائیں گے تیرے
مضطرب اِتنا کِس لئے تو ہے بیٹھ ہی جائیگی چوُل سے چوُل

دستِ سعادت کی بھی رسائی دیکھئے ہوتی ہے کہ نہیں
طرۂ اسلام آج بصیرت کو نظر آتا ہے مفتُول

سب سے بڑا اِنعام یہی ہے خدمتِ دیں کی ہو توفیق!
کام مُسلمانوں کے جو آیا بس وہی مُسلم ہے مقبُول

اکرمکم پر غور کیا کر ہے یہی راز فَوْزِ عَظِیم
بن گئیں اِس نُکتہ کو سمجھ کر جنّت کی خاتون بتُولؓ!

کام رکھ اپنے کام سے مُسلم خوُد اللہ ترا ہے وکیل
مُزد سے بالا ہو تری خدمت طاعتِ حق میں رہ مشغوُل

مجھ کو رسُولؐ اللہ کی اُلفت لُطفِ خُدا سے مِل ہی گئی
اے دلِ ناداں اِس سے زیادہ تجھ کو ہو کس دولت کا حصُول

Marfat.com

نَاشِئَۃَ اللَّیْل آج سے دے گا میری رُوح کو نشو و نما

اَقْوَمُ قِیْلًا آج سے ہوگا میری اقامت کا معمُول

دین بھی ہو جائے مجھے حاصل دُنیا کی بھی مُراد ملے

گوشۂ چشم عنایت مجھ پر ہو جو ہمیشہ کا مبذُول

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ میں دیکھوں دولتِ مشرق و مغرب کو

سرورِ عالم اگر فرمالیں نذرِ محقّرؔ میری قبُول

Marfat.com

الٰہی برقِ غیرت کی تڑپ مجھکو عطا کر دے
مجھ آتش زیرِ پا کو ساتھ ہی آتش نوا کر دے

میری تقریرِ سحر آلود میں کر وہ اثر پیدا
کہ اہلِ درد کے حلقوں میں اک محشر بپا کر دے

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اسکے عمل بھی ہو
کہ شرح لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کر دے

بتا دوں گا کہ خاکِ ہند یوں اکسیر بنتی ہے
میری پلکوں کو جاروبِ حریمِ مصطفٰےؐ کر دے

Marfat.com

مرے کس کام میری دانش مشکل کُشا آئی
سمجھ تیری ذرا مجھ کو نہ اے میرے خدا آئی

زمیں میں آسماں میں چاند میں سورج میں تاروں میں
نظر صوفی کو اور عارف کو شانِ کبریا آئی

مگر جب عقل نے چاہا کرے حل اس معمّے کو
نعم کے ساتھ پیش اس کو ہمیشہ شقِ لا آئی

یہ وہ ہے جو درِ میخانۂ علمِ حصولی پر
گئی اور بادۂ حکمت کے خم کے خم لنڈھا آئی

تصور میں بھی چھو سکتے نہ تھے ہم جس کے دامن کو
یہ کھول اس دلربا کا عقدۂ بندِ قبا آئی

کبھی تاکا فلک اس نے کبھی جھانکی زمیں اس نے
کبھی پہنچی ثریّا پر کبھی سوئے ثریٰ آئی

کیا اس نے مسخّر آب و خاک و باد و آتش کو
نظر چاروں طرف پھیلی ہوئی اس کی ضیا آئی

کیا یہ سب کچھ اس نے پر جو ڈھونڈا جا کے خالق کو
تو جو کچھ لے گئی تھی ساتھ اس کو بھی گنوا آئی

چمکتا نیّرِ اعظم نہ ہم پر گر رسالت کا
خرد سے مرتبہ کچھ بھی نہ کم ہوتا جہالت کا

Marfat.com

پردہ میں شان رہ نہ سکی مستتر تری ۔۔۔ یارب ہر اِک طرف ہے ضیا جلوہ گر تری

نازاں ہُوں اپنے اس دلِ دیوانہ پر جسے ۔۔۔ مل ہی گئی کسی نہ کسی ڈھب خبر تری

اِس کشمکش میں دیکھیئے ہو کامیاب کون ۔۔۔ میرے گُناہ اِدھر ہیں تو رحمت اُدھر تری

آلودۂ عتاب سہی پر زہے نصیب ۔۔۔ محفل میں مجھ پہ پڑ تو رہی ہے نظر تری

مجرم اگر ہُوں مَیں تو ہے تُو بھی قصُوروار
پہلے ہی دِن سے کیوں ہے روشِ درگزُر تری

Marfat.com

تجھ پہ ابراہیموں کا حق ہے پہلے سے سوا — نار کو پھر نور کر گلشن کو پھر گلزار کر

صدقہ اپنی کارسازی کا بنا بگڑی مری — مَیں ہوں بیکار اے مِرے مولا مجھے باکار کر

پھر لگا یا رب میرے دل میں وُہ اگلی سی لگن! — میرے سر کو جذبۂ توحید سے سرشار کر

تلخیاں جتنی زمانہ کی ہیں سب سہنی سکھا — جانِ شیریں کو حریفِ لذّتِ آزار کر

سینکڑوں طوفان ہیں پنہاں جس کی اِک اِک موج میں — اُس سمندر سے مُسلمانوں کا بیڑا پار کر

جو سزا چاہے انہیں دے دے کہ تو مختار ہے — لیکن اپنوں کو نہ غیروں کی نظر میں خوار کر

ہند کو بھی اے خُدا قیدِ غلامی سے چھُڑا
اپنے گھر کا ہم کو بھی مالک بنا مختار کر

Marfat.com

جاگ او یثرب کے میٹھی نیند کے ماتے کہ آج
لُٹ رہا ہے آنکھوں آنکھوں میں تری اُمت کا راج

سر چھپانے کا ٹھکانہ بھی انہیں ملتا نہیں
جن کی ہیبت لے چکی ہے ایک عالم سے خراج

تیرے بچے ہو رہے ہیں ساری دُنیا میں ذلیل
کیا نہیں اے قبلۂ عالم تجھے بچوں کی لاج

ہم ہیں ننگے سر اُٹھا اے نشانِ عرب آنِ عجم
اور پہنا دے ہمیں پھر سطوتِ کبریٰ کا تاج

تشنہ کامانِ خلافت کو خود اپنے ہاتھ سے
بھر کے وہ ساغر پلا ہے انگبیں جس کا مزاج

اَب دوا سے کام کچھ چلتا نہیں بیمار کا
اَب تو ہے تیری دُعا ہی تیری اُمّت کا علاج

Marfat.com

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا

ہے کسی مذہب کی منت کش اگر عقلِ سلیم
ہے وہ مذہب مذہبِ اسلام باللہ العظیم

جس شبستاں میں چراغِ عقل بھی خاموش ہے
ہے وہاں اسلام خود ہی شمع اور خود ہی حریم

کوئی دیں نوعِ بشر کے حق میں رحمت ہے اگر
ہے وہ دیں لایا ہے جس کو ایک مکہ کا یتیم

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن پیغمبرِ اسلام ہے
ہے خدا اسلام کا جس طرح رحمان و رحیم

کوئی دینِ اسلام سے بڑھ کر نہ ہوگا عام فہم
ایک عامی بھی سمجھ سکتا ہے اس کی لام میم

یہ وہ مذہب ہے بشارت جس کی دیتا ہے مسیح
یہ وہ مسلک ہے شہادت جس کی لایا ہے کلیم

ہیں اسی کے نقشِ ثانی جو حقائق ہیں جدید
ہیں اسی کے نقشِ اول جو معارف ہیں قدیم

جس قدر ہیں اگلے اور پچھلے مذاہب میں ہے
انضباط اس کا فقید اور اعتدال اس کا عدیم

ماسوا کو غنچہ گر کہئے یہ اُس کی ہے چٹک
ارتقا کو نافہ گر لکھیئے یہ اُس کی ہے شمیم

فطرتِ انساں کو اس نے غوطہ اُس خُم میں دیا
جس میں ہے آمیزش رنگِ خداوندِ کریم

پیتے ہی جامِ شرابِ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ
ہوگئے مفلس غنی اور بن گئے جاہل علیم

Marfat.com

جو شقی تھے بن گئے اس کے تصدّق میں سعید	مِل گیا کوثر انہیں تھا جن کی قسمت میں جحیم

قیصر و کسریٰ کی گردن اُن کے آگے جُھک گئی	اوڑھ کر نکلے تھے جو دینِ محمدؐ کی گلیم

امتیازِ ابیض و اسود یہاں جائز نہیں	ہیں غلام اس سرزمیں کے تاجداروں کے سہیم

پڑھ نہیں سکتا غرض اوّل سے آخر تک کوئی	ہے کتاب اسلام کے احسان کی اتنی ضخیم

ساری دُنیا میں اُجالا ہو گیا توحید کا	شمعِ محفل جب بنیں آیاتِ قرآنِ کریم

بُوئے جانِ مصطفےٰؐ آئی مشامِ خلق میں	باغِ کثرت میں چلی جس دم نسیمِ وحدت کی نسیم

ہے علیٰ قدرِ سعادت اہلِ ایماں کا یہ فرض	مشرق و مغرب میں پھیلائیں یہ رُوح افزا شمیم

جو بھٹکتے پھر رہے ہیں تنگنائے کفر میں!	رہنما ان کے بنیں سوئے صراطِ مستقیم

راز ہے تبلیغ کا واصبر علیٰ ما میں نہاں	رازداروں کے لئے ہے وعدۂ اجرِ عظیم

نصرتِ دیں کا صلہ دُنیا میں ہے فتحٌ مُّبیں
اور انعام اس کا عقبیٰ میں ہے جنّتُ النّعیم

Marfat.com

تجھے مسلم اس کی بھی ہے خبر کہ ہے شیوہ حق طلبی ترا
ہے زباں اگر عجمی تری تو لقب تو ہے عربی ترا

ترے آگے کیوں نہ جھکیں ملک تجھے سجدہ کیوں نہ کرے فلک
کہ خدا ہے لم یزلی ترا تو نبی ہے مطّلبی ترا

ہے شراب کا تو مزا وہی مگر اختلافِ مذاق سے
کبھی کوزہ ہے یمنی ترا کبھی شیشہ ہے حلبی ترا

یہ بلائیں جائیں گی آپ ٹل بہ تصرّف شہ دُوسرا
اگر اُن کے کان میں پڑ گیا کبھی نالہ نیم شبی ترا

Marfat.com

حسینؓ ابنِ علیؓ نے کی ہے قائم اک مثال ایسی
کہ تقلید اُس کی تقدیرِ حیاتِ جاودانی ہے

قناعت ہو تو ایسی ہو نظر ہے آبِ آہن پر
درآں حالیکہ بہتا پاس ہی دریا میں پانی ہے

زمینِ کربلا لائی نہیں مَیل اس کے تیور پر
کہ یاد اُس کو حنین و بدر کی ابتک کہانی ہے

چمکتی اس حقیقت کی کرن ہے اُسکی آنکھوں میں
کہ زندہ ہے تو اسلام اور جو کچھ ہے وُہ فانی ہے

ہوئیں گل سڑ کے چونہ ہڈیاں اُس کے حریفوں کی
مگر لاکھوں دِلوں پر اَب تک اُس کی حکمرانی ہے

حسینؓ ابنِ علیؓ کی زندگی قرآن کی صورت
رسولؐ اللہ کی دُنیا میں اِک روشن نشانی ہے

Marfat.com

اے مسلمان جواب آپ ہی اپنا ہے تو
اپنے اللہ کی رحمت کا سراپا ہے تو

جس نے دُنیا کو دیا عدل و مساوات کا درس
اُس کے احسان کا بہتا ہُوا دریا ہے تو

فرش پر پاؤں ہیں اور عرش پہ ہے سر تیرا
عَلَم تاجورِ یثرب و بطحا ہے تو

تری تلوار کی جھنکار کا دُنیا میں ہے شور
حشر اُس شور سے کرتا گیا برپا ہے تو

بے پناہوں کے لئے ہے ترے بازو میں پناہ
ناتوانوں کو ہو غم کیا کہ توانا ہے تو

دونوں عالم ترے اک قطرۂ خوں کی قیمت
ہے خدا تیرے لئے کیونکہ خدا کا ہے تو

چُومتے ہیں تری دہلیز کو ماہ و خورشید
محفلِ مشرق و مغرب کا اُجالا ہے تو

کشورِ ہند کے ناموس کو خطرہ سے بچا
اے کہ ہنگامۂ توحید کا غوغا ہے تو

زندگی موت سے اِسلام نے کی ہے پیدا
اے مسلماں اسی اسلام کا بیٹا ہے تو

Marfat.com

اَسْلَمْتُ پُکاروں گا باندازِ براہیم
مُسلم ہُوں مرا شیوۂ دیرینہ ہے تسلیم

کی ہے مِرے ہادی نے مجھے صبر کی تلقین
دی ہے مرے آقا نے رضا کی مجھے تعلیم

جاہل ہو مخاطب تو مَیں کہتا ہُوں سَلَامًا
بھُولا نہیں میں اپنے پیمبرؐ کی یہ تفہیم

دلجوئیِ اغیار مجھے مدِ نظر ہے
کرتا ہُوں مَیں دُنیا کے سب ادیان کی تکریم

لیکن مَیں پرستار نہیں خاکِ وطن کا
دیتا نہیں اس بُت کو کسی شکل میں تعظیم

قائل نہیں مَیں ہند کے اُن فلسفیوں کا
جو ہم کو دلاتے ہیں یقین از رہِ تحکیم

جب تک کہ نہ ہو تابعِ خاکِ وطن ایمان!
اس مُلک میں ممکن نہیں اک قوم کی تنظیم

ایمان تو اک نُور ہے دِل جس سے ہے روشن
اس نُور پہ کب خاک کو ہو سکتی ہے تقدیم

مَیں پہلے مُسلمان ہُوں بعد اُسکے ہُوں کچھ اَور
وہ تھی میری تخصیص تو یہ ہے میری تعمیم

ازبسکہ رعیّت ہُوں مَیں شاہِؐ دوسرا کی
بستی ہے مِری مشرق و مغرب کی ہر اقلیم

بخشی گئی دُنیا بھی ملا دِین بھی مجھُ کو
جس وقت کہ اِسلام کی دولت ہُوئی تقسیم

اے دینِ مبیں ہند میں درپیش ہے تجھ کو
آج ایک نیا خوف نیا خطرہ نیا بیم

Marfat.com

توحید کے فرزند ہیں کفار کی زد میں — اور سب سے بڑا حربۂ کافر ہے زر و سیم
ہم کفر کی شبِ خوں سے ڈرے ہیں نہ ڈریں گے — بڑھتے ہیں جو کفار تو ہم پڑھتے ہیں حٰمٓ
مرتا ہوں جو پیاسا بھی تو گنگ اور جمن سے — لب تر نہ کرے جُرعہ کشِ کوثر و تسنیم

بدلی ہے نہ بدلے گی مسلمان کی فِطرت
اللہ کے قانون میں ہوتی نہیں ترمیم

Marfat.com

گئے وہ دن کہ اکرم کیلئے تھی شرطِ تقویٰ کی — شرف سب سے بڑا یہ تھا کہ دل میں حرمتِ دیں ہو

اوامر اور نواہی کا ہو سوتے جاگتے کھٹکا — بغل میں ہو اگر سنت تو مصحف زیرِ بالیں ہو

سب اک تسبیح کے دانے ہوں جن کا رشتہ ہو ایمان — مساوات اور اخوت سب مسلمانوں کا آئیں ہو

بڑے میں اور چھوٹے میں فقط ہو امتیاز اتنا — وہ قلزم ہو یہ جیحوں ہو وہ ہو ماہ اور یہ پرویں ہو

گھرانا ایک ہو ان کا گھر ان کا ہو جہاں سارا — مراتش ہو عرب ہو ہند ہو ایران ہو چیں ہو

بہ تقلیدِ ہنود اب تو مگر اپنی یہ حالت ہے — کہ اعلیٰ ذات بالا ہو اور ادنیٰ ذات پائیں ہو

یہ پوچھا جا رہا ہے آج کل خدامِ ملت سے — کہ تم ہو ذات کے رانگھڑ نسب کے یا ارائیں ہو

شعوبیت کے سانچے میں ڈھلے جب بت تشتت کا — کہ ہر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی اس لعنت سے تزئیں ہو

تو شتِّت شملہم کی پھر مساجد میں دعا کیسی
کہیں کافر کے منہ سے ہی بلند اس پر نہ آمیں ہو

ہے جستجو دوا کی دلِ دردمند کو — اور پھر دوا بھی وہ جو ہو پرہیز کے بغیر

بے لُطف ہے فسانۂ گُل و عندلیب کا — شیراز و مَرو و مشہد و تبریز کے بغیر

سرمایۂ حیات ہے پیرایۂ نشاط — جینا عبث ہے طبعِ طرب خیز کے بغیر

نثری نثار نثر ہیں شعری شعار شعر — لاؤں کہاں سے کلکِ گہرریز کے بغیر

یُوں نامِ مصطفیٰؐ ہی کہ آتا نہیں قرار — اِس قصۂ لذیذ و دل آویز کے بغیر

ظُلمت ہے زیبِ نُور کہ بزمِ رسُولؐ کی — رونق نہیں ہے خسروِ پرویز کے بغیر

خم خانۂ حجاز کے مستوں کی زندگی — بیکار ہے ایاغِ مئے تیز کے بغیر

دیوانگی نہ ہو تو یہ فرزانگی نہ ہو — مُسلم ہے ہیچ عقلِ جنُوں خیز کے بغیر

سارے جہاں کی پیاس بجھانی محال ہے
اسلام کے پیالۂ لبریز کے بغیر

Marfat.com

ہُوا شعبان کل شب ختم اور ماہِ صیام آیا
ازل کی صُبح کا نُور آنکھ میں ہو کر تمام آیا

سعادت کے جلو میں رحمتِ پروردگار آئی
مُسلمانوں کے گھر چل کر خُدا کا لُطفِ عام آیا

فرشتوں نے جگایا فطرتِ آدم کو سوتے سے
حیاتِ جاوداں کا ابنِ آدم کو پیام آیا

درِ مے خانۂ وحدت کے پٹ جبریلؑ نے کھولے
ترسنے تھے جسے میخوار گردش میں وہ جام آیا

وُہ حکمت عرش سے اُتری زباں پر جس کے صدقے میں
اخوّت اور مساوات اور آزادی کا نام آیا

مُبارک ہیں وہ انساں جن کی خاطر اِس مہینہ میں
کلام اللہ لے کر دولتِ صلح و سلام آیا

مُسلمانو! یہ موتی رول لو جن کے لُٹانے کو
عرب کا اور عجم کا خسروِ عالی مقام آیا

وہ آقا جس کی رحمت نے اگر اپنوں کو ڈھانپا ہے
تو اوقاتِ مصیبت میں پرایوں کے بھی کام آیا

Marfat.com

ہے ازبر کُلُوا بھی تجھے وَاشرَبُوا بھی
کبھی یاد آیا ہے لَا تُسرِفُوا بھی

جہاں غل مچاتا ہے فَلیَعبُدُوا کا
لگا ایک تو نعرہ جَاھِدُوا بھی

اطاعت اُولِی الاَمر کی ہے مُسَلَّم
اگر اس میں مُنکَر کی ہو جستجو بھی

یہ مانا کہ ہے بے پنہ عدل اُس کا
مگر شانِ رحمت ہے لَا تَقنَطُوا بھی

وَیَرزُقہُ مِن حَیثُ لَا یَحتَسِب پر
ہے ایماں تو کرلے توکّل کی خُو بھی

ہے ناز اپنی تہذیب پر جن کو اتنا
نہیں آدمیت گئی اُن کو چھُو بھی

مباح اُن کے مذہب میں مسکیں کی پُونجی
حلال اُن کے مشرب میں اُس کا لہُو بھی

خُدا اپنے بندوں سے غافل نہیں ہے
نہ بھولا جو تجھ کو نہ بھول اُس کو تُو بھی

Marfat.com

وہ اُمّت جو دُنیا میں خیر الامم تھی
ارادہ تھا جس کا خُدا کی مشیئت

ہٹی ہند میں اپنے مرکز سے ایسی!
کہ آج اس کا مذہب ہے لا مرکزیّت

نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ پیمبرؐ
شریعت ہے بازیچۂ فوضویّت

بنایا تھا حیوان کو جس نے انساں
اس اُمّت سے خُود گُم ہوئی آدمیّت

نہ دُنیا کی رفتار کا علم ھم کو
نہ اسرارِ دیں سے ہمیں واقفیّت

جسے بارہا کر چکے خس بدنداں
ہے اب ہم پہ بھاری وُہی اکثریّت

پرایوں سے پہنچا نہیں رنج اِتنا
مِلی ہم کو اپنوں سے جتنی اذِیّت

بدل جائیں جب خُود طریقے ہمارے
تو پھر کیوں نہ بدلے حریفوں کی نیّت

Marfat.com

علی الصباح خدا کو پکارے مسلم — نکل کے گھر سے رہ کوئے یار لے مسلم

پڑے جو کان میں حیَّ علی الصلوٰۃ کا شور — خدا کے گھر ہی میں جا کر قرار لے مسلم

اتار پردۂ غفلت کو اپنی آنکھوں سے — اور اٹھ کے عاقبت اپنی سنوار لے مسلم

ہے چند روز کی یہ زندگی غنیمت جان — خدا کی یاد میں اس کو گذار لے مسلم

نماز فرض ہے اس فرض سے نہ ہو غافل — بڑا یہ قرض ہے اس کو اتار لے مسلم

ہے سلطنت کی تمنا تو ایک سجدہ میں
عراق و ہند و حجاز و تتار لے مسلم

Marfat.com

مَیں ترے واسطے پیغامِ بقا لایا ہُوں   اور اُسے کشتیٔ ایماں میں لگا لایا ہُوں
میں ترے سر کے لئے گنبدِ خضرا جا کر   کُلہ سایۂ شاہِؐ دوسرا لایا ہُوں
تیری تاریخ کے اوراق کی زینت کے لِئے   بدر سے سُرخیٔ خونِ شُہدا لایا ہُوں
احتیاطاً ترے لشکر کی کمک کے لئے میں   عرشِ اعظم سے فرشتوں کو بُلا لایا ہُوں
موجِ توحید کی طُغیانیوں میں کُفر کا ٹھاٹھ   خس و خاشاک کی مانند بہا لایا ہُوں

قادیاں کے لِئے لایا ہُوں فنا کا پیغام
اور ترے واسطے فرمانِ بقا لایا ہُوں

Marfat.com

○

لاکھ قرآن کے مقابلہ میں — مدّعی لائے ژند اور پاژند

سچ وہی ہے جو ہے رسول کا قول — حق وہی ہے جو ہے خدا کو پسند

یہی وُہ راہِ راست ہے جس سے — کبھی بھٹکے نہیں سعادت مند

گرچہ باطل پرست چاہتے ہیں — اِن کو پہنچائیں ہر طرح کے گزند

پست لیکن وہ ہو نہیں سکتے — مرتبے جن کے ہیں ازل سے بلند

نہیں بھولا میں قول سعدیؒ کا — شور بختاں بہ آرزو خواہند

مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

Marfat.com

ہیں نوا ریز آج بھی کانوں میں وہ شہنائیاں
جن سے گونجی تھیں کبھی آفاق کی پہنائیاں

آج بھی لاتی ہیں جا کر عرشِ اعظم کی خبر
نعرۂ اللہُ اکبر کی فلک پیمائیاں

آج بھی آنکھوں میں ہیں اِسلام کی دہلیز پر
اُمتِ عیسیٰ کی نخوت کی جبیں فرسائیاں

حُسنِ اُمت لم یزل ہے چھن رہی ہیں آج بھی
اس کی قامت سے شبابِ فتنہ کی رعنائیاں

نقش ہیں ہندوستاں کی طرح جاں پر آج بھی
ملتِ بیضا کی محفل کی نگار آرائیاں

رہنما گم کردہ رہ ہیں ورنہ رہرو پھاند جائیں
آج بھی جبرالٹر جیسی ہزاروں کھائیاں

پاک قصہ ہو پرایوں کے ستم کا آج اگر
کارفرما ہوں نہ اپنوں کی کرم فرمائیاں

ربِ اکبر سے ہو گر پیماں ہمارا استوار
پھر وہی گیرائیاں ہیں اور وہی دارائیاں

Marfat.com

○

تڑپاتی ہے پھر یاد امام الشہدا کی
بے تاب ہے ہر ذرّہ مدینہ کی گلی کا

آنکھوں میں جو آنسو تھے وہ پہلے ہی ہوئے خشک
کیا نوحہ کرے کوئی حسینؓ ابنِ علیؓ کا

خاک اڑ گئی کوفہ کی زمانہ کی فضا میں
خوں کر کے محمدؐ کے گلستاں کی کلی کا

معدومیِ باطل کی ہے مظلومیِ حق شرح
یہ فیصلہ ہے بارگہِ لَم یَزَلی کا

ہیں زندہ ابھی تک حسنیؑ اور حسینیؑ
لاتی کا پتہ ہے نہ نشاں ہے ہُبَلی کا

سرمایہ ہے خونِ شہدا روزِ ازل سے
منشورِ بَل اَحْیَاءٌ کے عنوان جلی کا

اللہ کے رستے میں کٹاتے ہیں جو گردن
ضامن ہے وہ خود اُن کی بُری اور بھلی کا

ہے معرکہ کرب و بلا ہند میں بھی گرم
سر دو کہ ملے مرتبہ تم کو بھی ولی کا

رونے میں بھی حکمت ہے مگر وہ نظری ہے
جاں دو کہ یہ وقت اس کی ہے شانِ عملی کا

Marfat.com

پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھنا نہیں ہے لُطفِ عام اُس کا

گواہی دے رہی ہے اُس کی یکتائی پہ ذات اُس کی
دُوئی کے نقش سب جھُوٹے ہے سچّا ایک نام اُس کا

ہر اک ذرّہ فضا کا داستاں اُس کی سُناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آکے دیتا ہے پیام اُس کا

نظام اپنا لیئے پھرتا ہے کیا خُورشید نُور افشاں
ہزاروں ایسی دُنیاؤں کو شامل ہے نظام اُس کا

مَیں اُس کو کعبہ و بُت خانہ میں کیوں ڈھونڈنے نِکلُوں
مرے ٹُوٹے ہُوئے دِل ہی کے اندر ہے مقام اُس کا

سراپا معصیت میں ہُوں سراپا مغفرت وُہ ہے!
خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اُس کا

Marfat.com

مری اُفتادگی بھی میرے حق میں اُس کی رحمت تھی
کہ گرتے گرتے بھی میں نے لیا دامن ہے تھام اُس کا

وُہ خوُد بھی بے نشاں ہے زخم بھی ہیں بے نشاں اُس کے
دیا ہے اُس نے جو چرکا نہیں ہے اِلتیام اُس کا

عبُودیت کو بھی کیا کیا مدارج اُس نے بخشے ہیں
جہاں ہیں بن کے آتا ہے رسُول اُس کا غلام اُس کا

ہُوئی ختم اُس کی حجّت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے اُن سب تک محمدؐ نے کلام اُس کا

بُجھاتے ہی رہے پھُونکوں سے کافر اس کو رہ رہ کر
مگر نوُر اپنی ساعت پر رہا ہو کر تمام اس کا

نہ جا اُس کے تحمّل پر کہ ہے بیڈھب گرفت اُس کی
ڈر اُس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

Marfat.com

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تُو نے ۔۔۔ دکھائے اپنی قُدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تُو نے

تری صنعت کے سانچے میں ڈھلا ہے پیکرِ ہستی ۔۔۔ سمویا اپنے ہاتھوں سے مزاجِ جسم و جاں تُو نے

نہیں موقوف خلّاقی تری اس ایک دُنیا پر ۔۔۔ کیئے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تُو نے

ترے ادراک میں ہے عقل حیراں اور سرگرداں ۔۔۔ ہمیں چکر میں ڈالا بخش کر وہم و گماں تُو نے

بہارِ عارضِ گُل سے لگا کر آگ گلشن میں ۔۔۔ طیُورِ صُبح خواں کو کر دیا آتش بجاں تُو نے

جوانی میں جسے بخشی دل آرائی و رعنائی ۔۔۔ بڑھاپے میں اسی عارض پہ ڈالیں جھریاں تُو نے

کسی کو تاکہ اپنی سربلندی پہ نہ غرّہ ہو ۔۔۔ ازل سے کی نگوں ساری نصیبِ آسماں تُو نے

دلوں کو معرفت کے نُور سے تُو نے کیا روشن ۔۔۔ دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تُو نے

نہ ہوتی گر خودی ہم میں تو جو تو تھا وہی ہم تھے ۔۔۔ یہ پردہ کس لئے ڈالا ہے یارب درمیاں تُو نے

بلا طاعت بھی ہم بندے ترے تھے پھر پرستش کی ۔۔۔ ہمارے پاؤں میں کیوں ڈال دی ہیں بیڑیاں تُو نے

کشائش عقدۂ زُلفِ چلیپا کی جو مشکل تھی ۔۔۔ لیا کیوں دل سے پھر دار و رسن کا امتحاں تُو نے

ہم اب سمجھے کہ شاہنشاہِ مُلکِ لامکاں ہے تُو ۔۔۔ بنایا اک بشر کو سرورِ کون و مکاں تُو نے

Marfat.com

محمدؐ مصطفیٰ کی رحمۃ اللعالمینی سے
بڑھائی یا رب اپنے لطف و احساں کی شاں تو نے

نمک پروردہ تیری شرم کی ہیں لغزشیں میری
گنہ بخشے ہیں میرے ہو کے اکثر مہرباں تو نے

حرم اور دیر میں بازار تیرا گرم رہتا ہے
ہر اک بستی میں کر رکھی ہے قائم اک دکاں تو نے

چلے ہم نقدِ عصیاں لے کے آمرزش کے سودے کو
کہ نرخ اِس جنس کا کچھ بھی نہیں رکھا گراں تو نے

اثر تیری عطاؤں پر نہیں پڑتا خطاؤں کا
جسے پیدا کیا اُس کو دیا ہے آب و ناں تو نے

دیا اپنے کرم سے ریزہ مورِ ناتواں کو بھی۔
لگائے گر سلیماں کے لئے نعمت کے خواں تو نے

ترے دربار سے مجھ کو یہی انعام کیا کم ہے
کیا اپنی ستائش میں مجھے رطب اللساں تو نے

مئے لَا تَقْنَطُوا کے نشہ میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیاتِ جاوداں تو نے

Marfat.com

طلوعِ صبحِ ازل سے ترا قدیم خلود — غروبِ شامِ ابد سے ترا مدید قیام

نہ جاننا ترا رکھتا ہے حکم جاننے کا — یقیں سے مرتبہ رکھتا سوا ہے یہ ابہام

نہ کسرِ شان تری کفر و بُت پرستی سے — نہ وجہ کبر و تفاخر ترے لیئے اسلام

نہیں ہم اس کے ہیں قائل کہ لامکاں میں ہے تو — ہے اپنے بندوں کے ٹوٹے دلوں میں تیرا مقام

تیری نظر میں ہیں شیخ اور برہمن یکساں — تری صلائے کرم ہے زمانہ کے لیئے عام

بشر کو غرّہ اگر ہے تری خلافت پر — تو نحل کو بھی ہے وجہ شرف ترا الہام

مکیں ہے ایک مکاں ہیں کئی الٰہی تو — خُدا ہے اہلِ حرم کا تو اہلِ دیر کا رام

ہے جلوہ گاہ تری صنعتوں کا پردۂ ارض — کرشمہ ہے تری قدرت کا چرخ نیلی فام

نظر فلک پہ اگر ڈالیئے ذرا تو ہمیں! — دکھائے شعبدہ بازیٔ لیالی و ایام

نجوم لامعہ کی بے حساب دُنیائیں — شموس بازغہ کے زائد از شمار نظام

جنہیں سمجھنے کی کوشش ہیں آج کے دن تک — فلاسفہ بھی ہیں مثلِ عوام کالانعام

نگاہِ عقل ہوئی خیرہ جن کی عظمت سے — پھرا خیال بھی جن کی حدُود سے ناکام

قیاس کرلو اسی سے کہ خُود وہ کیا ہوگا — مظاہر ایسے ہیں جس کے ہے جس کا ایسا کام

زمیں کے صحن پہ دوڑایئے اگر اُس کو — تو پھر بھی واہمہ رہ جائے چل کے چند ہی گام

Marfat.com

ادا شناس نے پُوچھا ہے سچ کہ لالہ وگُل
کہاں سے آئے ہیں کیا ہے نسیم کیا ہے غمام

حقیقتِ شکنِ زُلفِ عنبریں کیا ہے
دیا ہے کیا نگہِ چشمِ سُرمہ سا نے پیام

نتیجہ یہ کہ خُدایا تری خُدائی میں
سمندِ فکرِ رسا ہے مثال کُرّۂ خام

مجال چُون وچرا کی تری حضُوری میں
نہیں کسی کو وہ جاہل ہو یا کہ ہو علّام

سپیدہ دم کہ ہُوا مَیں شریکِ رازِ انام ‏ سُنا سروش سے فَلیَعبُدُوا کا مَیں نے پیام

کیا خلُوص سے مَیں نے جبینِ طاعت کو ‏ رہینِ بارگہِ ذُوالجلالِ وَالاکرام

ہُوا مَیں صرفِ طوافِ حریمِ ذکرِ اِلٰہ ‏ نیازِ عجز و نیایش کا باندھ کر اِحرام

رواقِ دِل میں ہُوئی شمعِ معرفت روشن ‏ چمک اُٹھے مرے قصرِ شعُور کے در و بام

دکھایا پیکِ نگہ نے سوادِ عالمِ نُور ‏ کہ اعتدال پہ تھا نفس اور اس کا قوام

خمارِ بادۂ پندار سر سے دُور ہُوا ‏ مجھے مرے نظر آنے لگے عیوب تمام

نقابِ چہرۂ دل بیخودی نے اُلٹا تھا ‏ بنی تھی آئینۂ جاں لطافتِ اندام

قوٰی سبھی مرے کام اپنا اپنا دینے لگے ‏ کہ آگیا تھا مرے بس میں نفسِ نافرجام

کھُلا تھا مجھ پہ درِ فیضِ بینشِ ثانی ! ‏ بسا تھا گلشنِ عرفاں کی بُو سے میرا مشام

فضائے قدس میں تھا جمگھٹا فرشتوں کا ‏ بڑے ادب سے کیا جن کو مَیں نے جھک کے سلام

جلال و طنطنہ اس بزم کا بیاں کیا ہو ‏ کہ زُہرہ اسمیں کنیز کی تھی اور زحل تھا غلام

مئے الست کا محفل میں چل رہا تھا دَور ‏ چھلک رہی تھی صُراحی چھلک رہا تھا جام

Marfat.com

لبِ ملائکہ پہ تھا ترانۂ توحید
مٹایا رُوح کے نیّر سے جس نے زنگِ ظلام

یہ نغمہ ہائے نشاط آفریں و شور انگیز
سُنے جو مَیں نے تو جاتا رہا مرا آرام

غریو و ولولۂ حمدِ حضرتِ باری
مرے بھی دل میں بپا ہو گیا بجوش تمام

کرینگے اہلِ سخن جہل و عُجب سے تعبیر
قلم اُٹھانے کا بھُولے سے بھی جو لُوں مَیں نام

اُس امتحان میں جس میں گئے ہوں توڑ قلم
ظہیرؔ و غالبؔ و فیضیؔ و سعدیؔ و خیّامؔ

مگر یہ سوچ کے بڑھتا ہے حوصلہ دل کا
یہاں تو ہے کفِ نیت میں ہر عمل کی زمام

یہ آستانہ ہے ایسا جہاں گڈریئے کو
ملا ہے حضرتِ مُوسیٰؑ سے کچھ سوا انعام

ٹٹولتے ہیں یہاں حالِ گوشۂ دل
یہاں نہیں ہے حکایت سے اور قال سے کام

عجب نہیں کہ شرفِ خلعتِ قبول کا پائے
مری یہ ہرزہ درائی مرا یہ سادہ کلام

شہنشہوں کے شہنشہ خدایگانِ انام
خدائے جل و علا ذوالجلال والاکرام

ہر ایک چیز ہے ممکن مگر نہیں ممکن
کہ تیری حمد کا ایک شمّہ ہو سکے ارقام

جلیں قیاس کے پر قصد اگر کرے اس کا
تری صفات سے ہے اس قدر بعید افہام

Marfat.com

اللہ کا جو دم بھرتا ہے وہ گرنے پر بھی اُبھرتا ہے
جب آدمی ہمت کرتا ہے ہر بگڑا کام سنورتا ہے

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

او مسلم کیوں دلگیر ہے تُو کیوں غم کی بنا تصویر ہے تُو
اغیار ہیں خاک اکسیر ہے تُو تدبیر ہیں وہ تقدیر ہے تُو

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

ہے راہ نما قرآن ترا اسلام پہ ہے ایمان ترا
پیغمبرؐ ہے ذی شان ترا دل جس پہ ہوا قربان ترا

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

Marfat.com

تُو پرتوِ ملّت بیضا ہے! تو سایہ سطوتِ کبریٰ ہے
تُو سُرمۂ دیدۂ بینا ہے تو غازۂ عارضِ عقبیٰ ہے

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

تو حامیٔ شرع پیمبر ہے تو ماحیٔ شیوۂ آذر ہے
تو غیرت خالقِ اکبر ہے تو بُرّش تیغِ حیدر ہے

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

بکھری ہُوئی قوّت تیری ہے سمٹی ہوئی ہمّت تیری ہے
ورنہ یہ حکومت تیری ہے عالم کی خلافت تیری ہے

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

تو علم کی دولت لایا ہے تہذیب سکھانے آیا ہے
تو جب سے جہاں پر چھایا ہے دُنیا کی پلٹ گئی کایا ہے

Marfat.com

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

اُس نور کا داغ جگر میں ہے جو سورج میں نہ قمر میں ہے
یہ آگ لگی تیرے گھر میں ہے کس سوچ میں ہے کس ڈر میں ہے

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

گلشن میں بہار ہے آئی ہوئی گردوں پہ گھٹا ہے چھائی ہوئی
پھرتی ہے صبا اٹھلائی ہوئی تقدیر ہے پلٹا کھائی ہوئی

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

نقارہ بجا پھر شوکت کا نظارہ دکھا پھر حکمت کا
چھلکا دے پیالہ اُخوت کا چمکا دے ستارہ شریعت کا

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

Marfat.com

اگر دِل سے خیالِ طاعتِ معبود ہو جائے — تو اِنساں قدسیوں کا بے گماں مسجُود ہو جائے

شہنشاہوں کے سر جھکنے لگیں اُس کی حضوری میں — جبیں گر فقر سے مُسلم کی گرد آلود ہو جائے

غلامِ "احمدِ مُرسل" کو سُلطاں کا ملے رُتبہ — ایاز اِس امتحاں بالیقیں محمُود ہو جائے

بہار آئی گلستانِ رسالت میں تعجب کیا — ہر اک پتہ اگر اک جنّت مخضُود ہو جائے

چلے پھر دورِ صہبائے معارف ہند میں یارب — قبائے زہدِ مُسلم بھی شراب آلُود ہو جائے

مہاجن بن کے پہلے قرض تو یورپ کو ہم دے لیں
اجازت شرع دے دے گی کہ دُگنا سُود ہو جائے

Marfat.com

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
کہہ دو انہیں سنا کے لَیَستَخلِفَنَّھُم — تقدیر کا نشان مٹایا نہ جائے گا
مسلم ہوں میں غلام ہیں شمس و قمر مرے — اپنا یہ درجہ مجھ سے گھٹایا نہ جائے گا
میں گرچہ ناتواں ہوں مگر بارِ کائنات — میرے سوا کسی سے اٹھایا نہ جائے گا
مجھ سے بجز خدا کے کسی کے حضور میں — اپنا سرِ نیاز جھکایا نہ جائے گا
کرتا وضو لہو سے ہوں اس کے لئے مگر — اپنوں کا خون مجھ سے بہایا نہ جائے گا
کعبہ خدا کے گھر سے صنم خانہ بن گیا — اس بتکدہ میں مجھ سے تو جایا نہ جائے گا
میں جس شرابِ تیز سے سرشار تھا کبھی — کیا مجھ کو پھر وہ بادہ پلایا نہ جائے گا
میں جس نوائے تلخ سے مدہوش تھا کبھی — کیا مجھ کو پھر وہ نغمہ سنایا نہ جائے گا
ہاں اے مرے نصیب نئی صبح آنکھ کھول — اب تو تھپک تھپک کے سلایا نہ جائے گا
سر پر پہن کے آئے گا تاجِ شہنشہی — تو مصطفٰے کے گھر جو گدا یا نہ جائے گا

Marfat.com

اُب بھی عرب میں اُور عجم میں ہے گھر ترا — اِس گھر میں اور کوئی بسایا نہ جائے گا
تثلیث کو یہ جا کے سُنا دو کہ آج سے — تگنی کا ناچ ہم کو نچایا نہ جائے گا
اے کُفر ہاتھ پاؤں کٹے تیری راہ میں — سر رہ گیا ہے سو وہ کٹایا نہ جائے گا

اقصائے ہند میں علمِ حق ہُوا بلند
یہ پرچم اب کِسی سے گرایا نہ جائے گا

Marfat.com

شبِ قدر اُس سہانی رات کا فرخندہ پرتو ہے — بدل دیتی ہے جس کی فرخی ناقص کو کامل سے

بتانا چاہتے تھے ایک روز اُمت کو پیغمبرؐ — کہ باہر کب نکلتی ہے یہ لیلیٰ اپنے محمل سے

ہمارے خاکدانِ تیرہ پر کس وقت اُترتی ہیں — خدا کی رحمتیں اس گنبدِ مینا کی منزل سے

مگر اُمت کو لڑتے دیکھ کر صدمہ ہوا ایسا — کہ ساعت کا تعین ہو گیا محو آپؐ کے دل سے

اُسی دن سے وہی ہے ساعتِ قدر اہلِ بینش کی
ملیں آپس میں دو توحید کے فرزند جب دل سے

Marfat.com

دل ہے پہلو میں تو پیدا شیوۂ ترکانہ کر — جور ہفت افلاک کے ہوتے رہیں پروا نہ کر

غم کو خود آ کر بہالے جائے گی موجِ سرور — دیکھتا کیا ہے اُٹھ اور فکرِ مے و پیمانہ کر

دعوئ الفت جتا کر مفت میں رسوا نہ ہو — دار پر چڑھنے سے پہلے رازِ عشق افشا نہ کر

ظرف نیساں چاہتی ہے قلزم آشامی تیری — برگِ گل کی طرح شبنم کے لئے ترسا نہ کر

کام ابراہیموں کا ہے کہ کھیلیں آگ سے — کود پڑ شعلوں میں خوفِ انجام کا اصلا نہ کر

لے کے نام اللہ کا طوفاں میں کشتی ڈال دے — خوفِ بے پایانئ دریائے موج افزا نہ کر

خود عمل تیرا ہے صورت گر تری تقدیر کا — شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر

سایۂ شمشیر میں پوشیدہ جنت ہے مگر
ناکسوں کے سامنے اس بھید کا چرچا نہ کر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com